تارکا پتہ: الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۳۵

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۱۵؍ ششماہی ۸؍ سہ ماہی ۱۲؍

Digitized by Khilafat Library

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۴ | مورخہ ۵ شعبان ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۹۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں ؛۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کمزوری زیادہ ہے اور کچھ اسہال کی شکایت بھی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛۔

آج ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے مبلغ امریکہ اور مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر بی اے مجاہد تحریک جدید کے اعزاز میں دعوتِ طعام دی۔ جس میں ازراہ ذرہ نوازی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰہِ کہنے میں ایک بہت بڑی حکمت

"اللہ تعالےٰ اس بات پر قادر تھا۔ اور قادر ہے۔ کہ اگر وہ چاہے۔ تو کسی قسم کی امداد کی ضرورت رسولوں کو باقی نہ رہنے دے۔ مگر پھر بھی ایک وقت ان پر آتا ہے۔ کہ وہ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰہِ کہنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کیا وہ ایک ٹکر گدا فقیر کی طرح بولتے ہیں؟ نہیں مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰہِ کہنے کی بھی ایک شان ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو رعایت اسباب سکھانا چاہتے ہیں۔ جو دعا کا ایک شعبہ ہے۔ ورنہ اللہ تعالےٰ پر ان کو کامل ایمان اور اس کے وعدوں پر پورا یقین ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ کہ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا ایک یقینی اور حتمی وعدہ ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ بھلا اگر خدا کسی کے دل میں مدد کا خیال نہ ڈالے۔ تو کوئی کیونکر مدد کر سکتا ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ حقیقی معاون و ناصر وہی پاک ذات ہے جس کی شان ہے۔ نعم المولیٰ ونعم الوکیل ونعم النصیر۔ دنیا اور دنیا کی مددیں ان لوگوں کے سامنے کالمیت ہوتی ہیں۔ اور مردہ کیڑے کے برابر بھی حقیقت نہیں رکھتی ہیں۔ لیکن دنیا کو دعا کا ایک موٹا طریق بتلانے کیلئے وہ یہ بھی اختیار کرتے ہیں"

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

میں سے ایک غیر معمولی طور پر موٹا تھا۔ اور ایک اوسط جسم کا تھا۔ ایک نے کہا۔ ملتانی صاحب سلام اور چلے گئے۔ ان افسروں کے ساتھ چار سپاہی تھے۔ ان کے جانے کے بعد میں نے فخرالدین سے پوچھا۔ کہ اس عزت افزائی کی کیا وجہ ہے اس نے جواب دیا۔ کہ میں خود حیران ہوں۔ اس نے بتایا۔ کہ سلام کرنے والا وزیر چند انچارج چوکی ہے۔ میں نے اسے پوچھا۔ کہ کیا تم بھی آج منگو کی لڑکی کے جنازہ کے ساتھ گئے تھے۔ اس نے کہا۔ کہ نہیں۔

تین چار روز بعد پٹواری بورڈ کی نقل کرنے کے لئے فخرالدین کی دکان کے پاس آیا۔ فخرالدین نے اسے پوچھا۔ کہ آج کیوں سلام نہیں کیا۔ ۱۶ جون کو تو خاص اہتمام سے کیا تھا۔ اس پر پٹواری نے کہا۔ کہ ہم تو سرکار کے نوکر ہیں۔ وہی کرتے ہیں جو حکم ملتا ہے۔ اس کے جانیکے کے بعد میں نے فخرالدین سے پوچھا۔ کہ یہ کون ہے۔ تو اس نے بتایا۔ کہ مبارک علی پٹواری ہے۔ میں مبارک علی کو شناخت کرسکتا ہوں۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ جس دن لالہ وزیر چند نے سلام کیا ہے۔ وہ ساتھ تھا یا نہیں۔

بجواب جرح۔ جس شخص کا نام فخرالدین نے وزیر چند بتایا۔ اسے میں نے پہلے بھی کئی بار دیکھا تھا۔ میں اسے پہلے سے جانتا تھا۔ موٹے آدمی کو بھی میں نے پہلے دیکھا تھا۔ مرزا گل محمد کے مکان کی طرف جایا کرتا تھا۔ پہلے اس سے واقف نہ تھا۔ صرف یہ جانتا تھا۔ کہ وہ سب انسپکٹر بٹالہ ہے۔ وزیر چند نے اس روز وردی پہنی ہوئی تھی۔ دوسرے موٹے آدمی نے بھی۔ جو پیچھے تھے وہ بھی وردیوں میں تھے۔ میں ان کو شناخت نہیں کرسکتا پولیس والے باقاعدہ چوک میں نہیں رہتے۔ یہ صحیح نہیں۔ کہ دو سپاہی باقاعدہ وہاں رہتے ہیں۔ فخرالدین اور میں چودہ پندرہ سال سے قریب قریب دکان کرتے ہیں۔ ہماری دکانوں کے سامنے نوٹس بورڈ بھی عرصہ سے پڑے ہیں۔ مبارک علی پٹواری کو میں نے کئی بار اس سے پہلے نوٹس بورڈ پڑھتے دیکھا ہے۔ میں بزازی کی دکان کرتا ہوں۔ اس سے قبل میں نے کسی سے نہیں پوچھا تھا۔ کہ یہ کون ہے۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ فخرالدین کی دکان پر سوائے شمس الدین معذور کے کوئی تھا یا نہیں۔ میں عصر کی نماز اس وقت پڑھ چکا تھا۔ میری نظر کمزور ہے اس لئے میں نے وزیر چند کو شناخت نہیں کیا تھا۔ جب اس نے فخرالدین کو سلام کیا۔ چونکہ سلام کا انداز خاص تھا۔ اس لئے میں نے فخرالدین سے پوچھا۔ کہ کیا بات ہے۔ سلام خاص لہجہ میں اونچی آواز سے کہا گیا تھا۔ اس روز میں نے سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر قبل دکان بند کی تھی۔ جب تک رہا۔ کسی اور کو میں نے سلام کرتے نہیں سُنا۔ میں نے پولیس کے سامنے کوئی بیان نہیں دیا تھا۔ سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب فخرالدین کے دوست ہیں۔ تین چار ماہ ہوئے۔ وہ اس کی دوکان پر آئے تھے۔ مجھے یاد نہیں کہ کس تاریخ کو آئے تھے۔ چار پانچ دفعہ ریلوے اینڈ کامرس ممبر ہونے کے بعد یہاں آئے ہیں۔ تاریخ یاد نہیں۔ مجھے ۱۶ جون کی تاریخ اس لئے یاد ہے۔ کہ اس روز پولیس قبرستان میں مارپیٹ کے متعلق پکڑ دھکڑ کررہی تھی۔

بیان گواہ ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب

میں رحمت اللہ شاکر ملزم کو جانتا ہوں قبرستان میں ۱۶ جون کو جھگڑا ہوا تھا ساڑھے چھ بجے یا سات بجے صبح رحمت اللہ شاکر مجھے ملا تھا۔ اور میرے رشتہ دار غلام حیدر کے متعلق جو بیمار تھا مجھ سے پوچھا تھا کہ کیا حال ہے۔ میں نے کہا کہ فوت ہوگیا ہے۔ میں ۱۵ جون کی شام کو باہر سے واپس آیا تھا۔

بجواب جرح۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ رحمت اللہ شاکر اس کے بعد کن تاریخوں میں ملا۔ اگرچہ اکثر ملتا ہے۔ مجھ سے وہ دوائیاں لیتا ہے۔ جاتے وقت میں اسے نہیں ملا تھا۔

بجواب مکرر جرح۔ مجھے یہ تاریخ اس لئے یاد ہے۔ کہ میں ۱۵ جون کی شام کو واپس آیا تھا۔

بیان گواہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب

میں ۱۶ جون کے آؤٹ ڈور مریضوں کا رجسٹر لایا ہوں۔ اس تاریخ میں ۹۲۸۰ رحمت اللہ شاکر کی بیوی کے لئے دوائی لکھی گئی ہے ان ایام میں ہسپتال ۷ سے ۱۱ بجے تک کھلا کرتا تھا۔ اس سے قبل ۲۷ پرانے اور ۴ نئے بیماروں کو دوائی دی گئی تھی بیماروں پر جو وقت صرف ہوا۔ وہ رجسٹر میں درج نہیں ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ یہ آٹھ بجے سے پہلے دوائی دی گئی ہے۔

بجواب جرح۔ رجسٹر میں ایک کالم ہے جس میں لکھا جانا چاہیئے۔ کہ مریض خود آیا۔ یا کسی کے ذریعہ دوائی منگوائی مگر میں اُسے پُر نہیں کرتا۔ اس روز قریباً ۱۵۰ مریض آئے

بیان گواہ جان محمد صاحب

منگو کی لڑکی ۱۶ جون کو دفن ہوئی تھی رحمت اللہ شاکر ساڑھے چھ بجے میرے مکان پر آیا۔ بابو ولی محمد کے مکان سے انکی بیوی جو اسی مکان کے نچلے حصہ میں رہتی ہے اپلے لئے اور میں نے مزدور کو اٹھانے میں مدد دی۔ میں بابو ولی محمد کا کرایہ دار ہوں۔ بابو ولی محمد سے رحمت اللہ شاکر کا کوئی رشتہ نہیں۔ رحمت اللہ شاکر نے مجھے آواز دی تھی۔ کہ اٹھانے میں مدد دو۔

بیان گواہ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی

میں نیشنل لیگ قادیان وڈسٹرکٹ نیشنل لیگ کا صدر رہوں۔ چودھری ظہور احمد ملزم جنرل سکرٹری ہے۔ وہ صاحب جائداد اور صاحب حیثیت ہے لیگ کی طرف سے جو اعلانات بورڈوں پر لکھے جاتے ہیں انکے نیچے چودھری ظہور احمد کا نام ہوتا ہے یہ بورڈ مختلف مقامات پر رکھے ہوئے ہیں۔ ظہور احمد نیشنل لیگ کے جلسوں میں تقریریں کرتا ہے۔ رحمت اللہ شاکر بھی تقریریں کرتا ہے۔ جون ۳۶ء میں بھی میری صدارت میں جلسے ہوتے رہے ہیں۔ میں نے ۱۰ جون ۳۶ء کا الفضل پڑھا تھا۔ بعض تقریریں احرار کے خلاف بھی ہوئی تھیں میں اخبار فاروق بھی پڑھا کرتا ہوں۔ میں نے ۱۴ اپریل ۳۵ء کا فاروق بھی پڑھا تھا۔ ۳۵ء میں محلہ دارالرحمت میں احمدیہ ینگ مینز ایسوسی ایشن کا جلسہ ہوا تھا جس میں چودھری ظہور احمد نے عبدالحق نیچہ بند کے خلاف تقریر کی تھی۔ اس میں رحمت اللہ شاکر نے بھی تقریر کی تھی۔ سات آٹھ ماہ ہوئے میرے مکان پر بھی نیشنل لیگ کا جلسہ ہوا۔ ظہور احمد ملزم نے اس میں تقریر کی تھی۔

نیشنل لیگ کا دفتر شارع عام پر ہے دفاتر کی طرح یہ بھی نو سے چار بجے تک کھلتا ہے۔ چودھری ظہور احمد ملزم وہاں بیٹھ کر کام کرتا ہے۔ دفتر کا بورڈ باہر لگا ہوا ہے۔ نیشنل لیگ کا دفتر میرے مکان کے ایک حصہ میں ہے۔ میرے مکان پر سپاہی پہرہ دیتے رہے ہیں لالہ وزیر چند لیگ کے جلسوں میں آتے رہے ہیں۔ راجہ عمر دراز بھی آتے رہے ہیں۔ چودھری ظہور احمد ملزم احمدیہ ینگ مینز ایسوسی ایشن کا سکرٹری تھا۔ مولوی عبدالرحمٰن جٹ اس کے صدر تھے۔ ظہور احمد اور رحمت اللہ شاکر نمایاں حصہ لیتے اور تقریریں کیا کرتے تھے۔ تقریریں احرار اور پولیس کے خلاف ہوتی تھیں۔ اور والنٹیر کور بھی میرے ماتحت ہے۔ اور میرے احکام کے مطابق کام کرتی ہے۔ اس کا نام نیشنل لیگ کور ہے۔ عبدالرحمٰن جٹ کا کور سے کوئی تعلق نہیں۔ فخرالدین ملتانی کور کا ممبر نہیں ہے

بجواب جرح۔ ملزموں میں سے

مرف محمد حیات ملزم کور کا ممبر ہے۔ نیشنل لیگ کور نیشنل لیگ کے ماتحت ہے۔ عبد الرحمٰن جٹ صرف نیشنل لیگ کا ممبر ہے۔ کور کو لاٹھیوں سے پریڈ کرائی جاتی ہے۔ اور بعض اوقات بغیر لاٹھیوں کے بھی۔ سکولوں کی ڈرل کی طرح ہوتی ہے وسل دائیگل بھی ہوتے ہیں۔ کور کے ممبروں کے لئے باقاعدہ فارم ہوتے ہیں میں نے کبھی کور کے کسی افسر کو پریڈ میں تلوار پہنے نہیں دیکھا مجھے یاد نہیں کہ کبھی کور بیاس پر مینور کے لئے یا کسی اور جگہ گئی ہو۔ عبد الحق اہ استغاثہ نے قریباً ایک سال ہوا۔ ایک پوسٹر شائع کیا تھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین کے خلاف سخت گالیاں دی گئی تھیں۔ احمدیوں نے اس کے خلاف احتجاجی جلسے کئے تھے۔ اس پوسٹر کے خلاف مجھے رنج تھا۔ ظہور احمد اور رحمت اللہ شاکر کی تقریروں میں بھی اظہار ناراضگی تھا۔ مجھے ان جلسوں کی تاریخیں یاد نہیں۔ اخباروں میں محفوظ ہیں۔ لیگ کی مجلس انتظامیہ کی میٹنگوں کی روئداد لکھی جاتی ہے۔ جس پر میں دستخط کرتا ہوں۔ پبلک جلسوں کی نہیں۔ تقریروں کے مختصر نوٹ بھی سکرٹری کرتا ہے۔ شارٹ ہینڈ نوٹ نہیں لئے جاتے۔

نیشنل لیگ کور کے ممبروں کے نام میں رجسٹر میں درج نہیں کرتا۔ کلرک کرتا ہے میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ لالہ وزیر چند کس کس جلسہ میں شامل ہوا۔ جون ۱۹۳۶ء میں ڈسکہ کے متعلق جو جلسہ ہوا تھا۔ اس میں لالہ وزیر چند شامل ہوا تھا۔ یہ جلسہ وقوعہ قبرستان سے پہلے ہوا تھا۔

میں نے عبد الحق گواہ کو ینگ مینز ایسوسی ایشن یا لیگ کے کسی جلسہ میں نہیں دیکھا۔ میں ان تقریروں کی تفاصیل بیان نہیں کرسکتا۔ جو رحمت اللہ شاکر اور ظہور احمد نے کی تھیں۔ میرے اخبار میں ان جلسوں کی روئداد شائع نہیں ہوئی۔ وہ صرف مذہبی مضامین شائع کرتا ہے

بیان گواہ بابو نصر اللہ صاحب

نقشہ قبرستان میں نے تیار کیا ہے سکیل تین سو فیٹ فی انچ ہے۔ جو نشان میں نے دکھائے ہیں صحیح ہیں۔ یہ میں نے ۱۰ اگست کو بنایا تھا۔

بیان گواہ مفتی عبد المالک صاحب

میں گرمیوں میں نہر پر نہانے جایا کرتا تھا۔ چار ساڑھے چار ماہ ہوئے میں عبد الکریم کے ساتھ گیا تھا۔ ریلوے پل کے پاس ہم گئے تھے۔ ساڑھے پانچ چھ بجے گئے تھے۔ اور شام کے پانچ چھ بجے تک رہے تھے۔ گیانی محمد الدین ملزم ہمیں وہاں ملا تھا۔ آٹھ بجے صبح کے قریب ملا تھا۔ اس وقت صبح کی گاڑی عرصہ ہوا جا چکی تھی۔ اس نے بتایا۔ کہ میں کل شام کو تلونڈی جھنگلاں گیا تھا۔ اور رات وہیں رہا ہوں۔ پانچ چھ منٹ یہ ہمارے پاس ٹھہرا رہا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی چھڑی تھی۔ تلونڈی پل سے دوسری طرف ہے۔ اور پل سے کوئی ڈیڑھ دو میل ہے۔ میں شناخت پریڈ میں اپنی مرضی سے شامل ہوا تھا جو قادیان میں ہوئی تھی۔ ۱۷ جون کو ہوئی تھی۔ گیانی محمد الدین اس سے ایک روز قبل ملا تھا اس پریڈ میں محمد الدین اور عبد الکریم بھی شامل ہوئے تھے۔ ایک سپاہی نے مجھے بھی شناخت کیا تھا۔ اس کے بعد میں کسی پریڈ میں شامل نہیں ہوا۔ پریڈ کے بعد محمد الدین سے گفتگو ہوئی تھی۔ فوٹو میں نشان کردہ تصویر میرے والد مفتی فضل الرحمٰن کا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ اس کی تصویر ہے۔

بجواب جرح۔ میں نے پولیس میں کوئی بیان نہیں دیا تھا۔ نہ ہی تاریخ کا کوئی نوٹ رکھا تھا میں حضرت خلیفہ اول کا نواسہ ہوں۔ گیانی محمد الدین میرا دوست نہیں ہے۔ مجھے اس دن کوئی اور وقت نہیں ملا تھا۔

گواہ عبد الکریم صاحب

میں محکمہ بجلی میں ملازم ہوں۔ چار ساڑھے چار ماہ ہوئے میں مفتی عبد المالک کے ساتھ نہر پر نہانے گیا تھا۔ ریلوے پل کے پاس گیا تھا۔ گیانی محمد الدین ملزم وہاں مجھے ملا تھا۔ کوئی آٹھ بجے کا وقت تھا وہ تلونڈی سے آرہا تھا۔ اس نے بتایا کہ وہ کل وہاں گیا تھا۔ وہ چند منٹ ہمارے پاس ٹھہرا۔ اور پھر قادیان آگیا۔ میں شناخت پریڈ میں تین دفعہ شامل ہوا ہوں۔ مفتی عبد المالک بھی دو دفعہ شامل ہوا تھا۔ گیانی محمد الدین بھی پہلی پریڈ میں شامل ہوا تھا۔ میں نے کہا تھا۔ کہ اگر تم کل ہمارے ساتھ نہا لیتے تو کیوں پھنستے۔

بجواب جرح۔ ہم دونوں ہی نہر پر گئے تھے۔ ہمیں کوئی واقف اور نہیں ملا تھا پریڈ میں میں خود شامل ہوا تھا۔ مجھے کسی نے کہا نہیں تھا۔ میں نے پولیس میں کوئی بیان نہیں دیا تھا۔

بیان گواہ حوالدار غلام نبی صاحب

میں ٹاؤن کمیٹی میں جمعدار ہوں۔ اسماعیل ملزم چوکیدار ہے۔ قریباً چار ماہ ہوئے۔ اسمٰعیل میرے پاس آیا۔ قریباً آٹھ بجے تھے۔ اور مجھے بتایا کہ تھانیدار صاحب قبرستان گئے ہیں۔ میں نے اسے کہا کہ تم بھی جاؤ شاید وہاں کوئی کام ہو

بیان گواہ عبد الکریم صاحب

میں ہیلپ فٹر ہوں۔ قریباً چار ماہ ہوئے آٹھ نو بجے کا وقت تھا میں اسماعیل چوکیدار کو بلانے گیا تھا۔ اور اسے غلام نبی حوالدار کے پاس دیکھا تھا حوالدار نے اسے کہا۔ کہ تم بھی قبرستان جاؤ۔ کیونکہ تھانیدار وہاں گیا ہے۔ میں بھی اس کے ساتھ قبرستان چلا گیا۔ منگو کی لڑکی کا جنازہ تھا۔ میرے سامنے میت دفن ہوئی تھی۔ اور میں دعا کرکے لوگوں کے ساتھ گھر آگیا

بجواب جرح۔ اسماعیل ملزم میرے ساتھ کام کرتا ہے۔

بیان ملک سردار خان صاحب ولد خان بہادر حاکم خان صاحب زمیندار ضلع شاہ پور

میں آنریری مجسٹریٹ سیکنڈ کلاس ہوں۔ میں چوہدری حاکم علی ملزم کو جانتا ہوں۔ ملحقہ چک میں ان کی زمین ہے۔ یہ نمبردار اور سفید پوش ہیں۔ یہ معزز آدمی ہیں ؛

آج کی کارروائی میں وکیل ملزمان نے ایک مرحلہ پر ایک درخواست دی۔ جس پر عدالت نے کوئی حکم صادر کیا۔ وکیل ملزمان نے اس حکم کے متعلق دریافت کیا۔ کہ کیا حکم دیا گیا ہے۔ عدالت نے بجائے حکم سنانے کے درخواست بمعہ حکم ایک طرف کردی۔ اور حکم نہ سنایا۔ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم و صدر نیشنل لیگ قادیان و ضلع گورداسپور جب بطور گواہ صفائی پیش ہوئے۔ اور انہوں نے بتایا۔ کہ وہ ایڈیٹر الحکم ہیں۔ تو مجسٹریٹ صاحب نے کہا کہ کیا یہ Dummy ایڈیٹر ہیں۔ اس پر مجسٹریٹ صاحب کو کہا گیا۔ کہ نہیں یہ حقیقتاً ایڈیٹر ہیں۔ اور ہمارے ہاں Dummy ایڈیٹر نہیں ہوتے

قابلِ توجہ ججان عدالت عالیہ لاہور

باوجود اس کے کہ اعلیٰ عدالتیں ہمیشہ مجسٹریٹوں کو توجہ دلاتی رہتی ہیں۔ کہ وہ مقدمہ والوں کی سہولیت کو بھی مدنظر رکھا کریں۔ پھر بھی بعض مجسٹریٹ ان ہدایات کی خلاف ورزی کرنے میں شاید خوشی محسوس کرتے ہیں۔ کہ بعض مقدمہ والوں کو ہمیشہ دوروں میں تاریخیں دے کر خراب کرتے رہتے ہیں۔ اور پھر لگاتار ایسا کرتے ہیں۔ اگر ہائی کورٹ ضلع گورداسپور کے ہی بعض مجسٹریٹوں کی مسلیں منگوا کر دیکھے۔ تو اس پر حقیقت منکشف ہوجائے گی ؛

بمبئی میں خونریز فسادات

بمبئی ۱۹ اکتوبر۔ فوجی دستوں کے اپنی بارکوں میں واپس چلے جانے کے تھوڑی دیر بعد تین مختلف مقامات میں اب فتنہ و فساد برپا ہوا کہ اس کے فرو کرنے کے لئے پولیس کو چار دفعہ فائر کرنا پڑے۔ رات کے نو بجے کے قریب ہندوؤں کے ایک ہجوم نے ایک مسجد پر حملہ کیا اور مسجد کی ملحقہ عمارتوں پر سنگ باری کی۔ مشتعل ہجوم کی حرکات کے پیش نظر خود ڈپٹی کمشنر کو موقع پر جانا پڑا۔ اس ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے پولیس کی بڑی طاقت کو متعین کیا گیا۔ پولیس نے فائر کئے جس کے باعث ۴ آدمی مجروح ہوئے۔ اس سے تھوڑا عرصہ بعد مسلمانوں نے قتل عام میں واقع مارواڑیوں کی تین دکانوں پر حملہ کر کے انہیں لوٹ لیا۔ پولیس نے اس سلسلہ میں ۱۷ مسلمانوں کو گرفتار کیا ہے ان کی گرفتاری کے وقت ایک مشتعل ہجوم نے پولیس پر حملہ بول دیا۔ جس کی وجہ سے پولیس کو فائر کرنا پڑے۔

رات کے دس بجے کماٹی پورہ میں ایک مسلمان کے گھر کو آگ لگا دی گئی اس جگہ ایک زبردست ہجوم جمع تھا۔ جسے پولیس نے فائروں سے منتشر کر دیا۔ ڈونگری روڈ کے قریب پٹھانوں نے ایک عمارت کو لوٹ لیا۔ سنٹرل پارک میں ایک پٹھان کے چاقو گھونپ دیا گیا۔ جس سے وہ جاں بحق ہو گیا۔ اس وقت تک ہلاک شدگان کی کل تعداد ۵۲ تک پہنچ گئی ہے۔ جن میں ۲۶ ہندو اور ۲۶ مسلمان ہیں۔

عصر کے وقت ایک مندر اور ایک اور عمارت کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ مگر فائر بریگیڈ نے موقع پر پہنچ کر فی الفور آگ بجھا دی۔ شہر کے شمالی حصہ سے چاقوؤں کے حملوں کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ پولیس نے پانچ ہندوؤں کو اس الزام کے ماتحت گرفتار کیا گیا۔ کہ ان کے قبضہ سے چاقوؤں سے بھری ہوئی ایک کار برآمد ہوئی۔ ۸ بجے شام ہندوؤں کے ایک گروہ نے لیمنگٹن روڈ پر مسلمانوں پر حملہ کر کے چھ مسلمانوں کو چاقوؤں سے ہلاک کیا۔

گورنر باجلاس کونسل نے حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے۔ ہرگاہ گورنر باجلاس کو معلوم ہوا ہے کہ شہر بمبئی میں عوام الناس کی جان و مال محفوظ نہیں ہے۔ نابریں گورنر باجلاس کونسل بمبئی مجریہ ۱۹۲۳ء کے ہنگامی قانون کے ماتحت اعلان کرتا ہے کہ اس ایکٹ کی دفعہ نمبر ۲ اسی وقت سے نافذ کر دی جاتی ہے۔

وائس چانسلر بمبئی یونیورسٹی نے فتنہ و فسادات سے متاثر ہو کر اعلان کیا ہے کہ میٹرکولیشن کے سپلیمنٹری امتحانات جن کی تاریخ ۲۶ اکتوبر سے ۵ نومبر تک مقرر کی گئی تھی۔ ملتوی کر دئے گئے ہیں۔ تمام فساد زدہ علاقہ میں فوجی لاریاں اور فوجی دستے گشت کر رہے ہیں۔ آج صورت حالات کچھ رو بہ اصلاح ہو گئی۔ جس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے۔ کہ پولیس نے بہت سے غنڈوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ بعد ازیں پولیس کو ایک دفعہ بھی فائر کرنا نہیں پڑا۔ سبھا منڈپ کی تعمیر کا کام چہارشنبہ تک ملتوی کر دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پارسی ٹھیکیدار نے کام کو جاری رکھنے سے انکار کر دیا ہے

پونا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اگر بمبئی کی صورت حالات میں تبدیلی نہ ہوتی۔ تو آج بمبئی شہر کو فوجی افسروں کے حوالے کر دیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ ہوم ممبر آج یا کل تک بمبئی کا معائنہ کریگا۔ حکومت صورت حالات کا پورا جائزہ لے رہی ہے

امرتسر ۱۹ اکتوبر۔ گندم گھر ۳ روپے ۱۴ دمڑی۔ گندم ماگھ ۳ روپے ۴ آنے ۱ دمڑی۔ گندم ہاڑ ۳ روپے ۳ آنے ۸ دمڑی۔ نخود گھر ۲ روپے ۳ / ۸ دمڑی نخود ماگھ ۲ روپے ۴ آنے ۴ دمڑی سونا ۳۶ روپے۔ چاندی ۵۰ روپے ۸ آنے ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۱۹ اکتوبر۔ نواب صاحب مالیر کوٹلہ نے مہاجرین مالیر کوٹلہ کے متعلق ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ میرے لئے یہ امر موجب افسوس ہے کہ ان ایام میں شہر مالیر کوٹلہ میں بعض واقعات کی بنا پر مسلم رعایا میں سے بہت سے اشخاص بطور احتجاج ریاست سے باہر چلے گئے جس کی وجہ سے ان کو ناقابل برداشت تکالیف اٹھانی پڑیں۔ لیکن مجھے اس امر سے مسرت ہے کہ تارکین اراکین ریاست سے گفت و شنید کرنے کے بعد واپسی پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کے جملہ معقول مطالبات پر دربار ریاست کی جانب سے منصفانہ اور ہمدردانہ طریق پر غور کرنے کے بعد اطمینان بخش کارروائی کی جائے گی۔ نیز اس امر کا بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے اشخاص سے جو واپس آئیں کسی قسم کا مواخذہ نہیں کیا جائے گا۔ مجھے کامل توقع ہے کہ آئندہ ریاست کی مسلم رعایا۔ ریاست کے ساتھ پورا تعاون کرنے اور شہر مالیر کوٹلہ کے امن و عافیت کے قائم رکھنے میں اپنی روایتی وفاشعاری کا ثبوت دے گی یہ معلوم ہوا ہے کہ تارکین مالیر کوٹلہ کو واپس لانے کے لئے ریاست کا ایک نمائندہ آ رہا ہے۔

بمبئی ۱۹ اکتوبر۔ بعض مسلمان تیاری کر چکے ہیں کہ اگر سبھا منڈپ کی تعمیر دوبارہ شروع ہوئی۔ تو وہاں ستیہ گرہ شروع کر دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس تحریک میں شیخ عبداللہ گاندھی پیش پیش ہونگے۔

لاہور ۱۹ اکتوبر۔ صدر بلدیہ لاہور نے ریفارم پارٹی کے ۱۳ ارکان کی طرف سے اجلاس طلب کئے جانے کا جو مطالبہ مسترد کر دیا تھا۔ اس کے متعلق ریفارم پارٹی کے ممبروں نے گورنمنٹ کو عرضداشت بھیجی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے صدر بلدیہ کو لکھا ہے کہ صدر کو درخواست میں مذکور تاریخ کو یا اس سے پہلے میونسپلٹی کا اجلاس بلانے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

شملہ ۱۹ اکتوبر۔ مسز حجاب امتیاز علی جنہوں نے جنوری ۱۹۳۴ء میں مشق ہوابازی شروع کی تھی۔ "اے" کلاس کا کورس مکمل کر چکی ہیں۔ قلمرو برطانیہ میں آپ پہلی مسلم خاتون ہیں جنہیں ہوابازی کا "اے" کلاس لائسنس حاصل ہے۔

نئی دہلی ۱۹ اکتوبر۔ ریاست پٹیالہ میں بعض معافیوں کی تنسیخ کے متعلق جو خبر بعض اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے متعلق وزیر اعظم ریاست پٹیالہ نے اعلان شائع کیا ہے جس میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔

پیرس ۱۹ اکتوبر۔ فرانس میں دو سٹیشنوں کے درمیان ایک ریل گاڑی کا ایک ایکسپریس ٹرین سے تصادم ہو گیا۔ اول الذکر ٹرین کا انجن اور گاڑیاں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں مسافروں میں سے ۱۷ ہلاک اور کئی مجروح ہو گئے

طہران ۱۹ اکتوبر۔ محکمہ پرواز و مواصلات کے ۱۸ افسروں اور تین غیر ملکی تجارتی کمپنیوں کے بعض ارکان کو جو ہائیڈ جرمنی اور فرانس کے رہنے والے ہیں بغاوت کے الزام میں تین تین سال کی قید اور ۲ سال تک مجلس مقاطعہ کی سزا دی گئی ہے۔ ان سزاؤں کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ ایران کے اندر بغاوت پھیلانے کے لئے سازشیں کرتے تھے۔

ڈیرہ دون ۱۹ اکتوبر۔ پولیس لائینز میں کنسٹیبلوں کی بارہ اسامیوں کے لئے موقع پر تقریباً ۵۰۰ نوجوان جمع ہو گئے۔ پولیس افسران نے ان میں سے صرف ۱۲ آدمی حسب منشا چن لئے گئے۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم میڈرڈ میں لکھتا ہے کہ اہالیان میڈرڈ آنے والی آزمائش کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ تقریباً تمام مقامات تھیٹر شام ہی بند ہو جاتے ہیں اور رات کے دس بجے کے بعد کھانے پینے کی کوئی شے دستیاب نہیں ہو سکتی۔ میڈرڈ میں ایک دوا بیشتر قیدیوں کی تقسیم سرکاری طور پر ہو رہی

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۰ اکتوبر ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	مقام
۱۷۹۶	عائشہ بی بی صاحبہ	ضلع لاہور
۱۷۹۷	عائشہ صاحبہ	سرگودھا
۱۷۹۸	محمد صدیق صاحب	لاہور
۱۷۹۹	حسینہ صاحبہ	پشاور
۱۸۰۰	حاکم دین پال صاحب	رانچی
۱۸۰۱	منشی باغ علی صاحب	سیالکوٹ
۱۸۰۲	عنایت اللہ صاحب	"
	ننھے خان صاحب	"
۱۸۰۳	منشی محمد شریف صاحب	"
۱۸۰۴	محمد عبداللہ صاحب نو مسلم	میاں چنوں
۱۸۰۵	مسماۃ کرم بی بی صاحبہ	"
۱۸۰۶	محمد دین صاحب	گوجرانوالہ
۱۸۰۷	ڈوڈہ صاحب	اودیپو
۱۸۰۸	سیدا صاحب	"
۱۸۰۹	علیم صاحب	"
۱۸۱۰	احمد دین صاحب	گوجرانوالہ
۱۸۱۱	چوہدری رحیم بخش صاحب	سرگودھا
۱۸۱۲	Kafelud din Kh.	بنگال
۱۸۱۳	تین بچے	سرگودھا
۱۸۱۴	چوہدری غلام حسین صاحب	
۱۸۱۵	نذیر احمد حمیدہ بانو رشیدہ خانم	
۱۸۱۶	احمد بخش صاحب	ضلع کرنال
۱۸۱۷	بختاور صاحبہ	ڈیرہ غازیخان
۱۸۱۸	محمد اسحاق صاحب	گورداسپور

حضرت امیر المومنین کے چند خطبات کی اشاعت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جو حضور نے جماعت کی اصلاح اور تمام وقار سلسلہ احمدیہ کے متعلق بیان فرمائے ہیں۔ ضروری ہے کہ ہر احمدی مرد و عورت ان کو زیر مطالعہ رکھے۔ اپنے عملی ایمانی کو تر و تازہ کرتا رہے اور غیر احمدیوں میں کثرت سے شائع کر کے ان کو سلسلہ کے حالات سے واقف کرے۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے دفتر تحریک جدید نے حضور کے خطبات شائع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ سر دست حضور کے وہ چھ خطبات جو حضور نے جماعت کی عملی اصلاح کے متعلق بیان فرمائے۔ پاکٹ سائز پر شائع کئے جا رہے ہیں۔ جن کے تقریباً دو سو صفحات ہونگے تمام احمدی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ جلد از جلد اطلاع دیں۔ کہ ان کو کتنی تعداد درکار ہے۔ تا اس حساب سے شائع کرایا جا سکے۔ قیمت فی جلد جو اصل لاگت ہے ۲/ فی درجن عہ سینکڑہ عللہ اس سے زیادہ خریدار کو خاص رعایت دی جائے گی۔ علاوہ ازیں ۱۰ فیصدی کمیشن بھی دیا جائیگا۔ احباب جماعت بہت جلد مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں۔

(انچارج تحریک جدید۔ قادیان)

ہجرت کر کے قادیان آنیوالے احباب کے متعلق کارکنان جماعت کا فرض

قبل ازیں متعدد بار کارکنان جماعت کی توجہ اس امر کی طرف منعطف کرائی گئی ہے۔ کہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس فیصلہ کی کہ باہر کی جماعتوں میں سے کوئی احمدی دوست بلا اجازت مرکز ہجرت کی غرض سے قادیان نہ آئیں۔ پورے طور پر احباب جماعت میں اشاعت کی جائے۔

اب اس اعلان کے ذریعہ پھر کارکنان جماعت کو اس بارہ میں تاکید کی جاتی ہے۔ اور وضاحت کی جاتی ہے کہ آئندہ بغیر اجازت آنے والے احباب سے زیادہ سختی سے باز پرس کی جایا کرے گی اور ممکن ہے۔ کہ انکو واپس چلے جانے کی ہدایت کی جائے۔ ایسی صورتوں میں اگر کسی دوست کو ابتلا آگیا۔ تو اس کی ذمہ واری ان عہدیداران جماعت پر ہوگی جنہوں نے ہجرت کے احکام کی اشاعت میں غفلت کی۔ (ناظر امور عامہ۔ قادیان)

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

۱۔ صدر انجمن احمدیہ اس وقت سخت مالی پریشانی میں سے گزر رہی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ اپنے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف اور اگر بقائے ہوں۔ تو ان کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔

۲۔ اب تک تحریک جدید کا چندہ گذشتہ سال کی نسبت بہت کم وصول ہوا ہے۔ حالانکہ وعدہ زیادہ تھا۔ وعدہ کے لحاظ سے دس ہزار کی گذشتہ سال سے کمی ہے۔ حالانکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ جن دوستوں نے اب تک چندہ ادا نہیں کیا۔ وہ توجہ کریں۔

۳۔ جو دوست خود ادا کر چکے ہیں۔ یا اکثر حصہ ادا کر چکے ہیں وہ جماعت کے دوسرے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔ لوگ سینما اور کھیلوں کے لئے اپنے ضروری کام چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا مومنین خدا تعالیٰ کے کام کے لئے اپنے اوقات کا ایک حصہ خرچ نہ کرینگے؟

۴۔ جن دوستوں کے دل میں اس کام کی خواہش ہو۔ اور انہیں ان بھائیوں کے نام نہ معلوم ہوں جنہوں نے ابھی تک کل یا اکثر چندہ ادا کرنا ہے۔ اپنے علاقہ کی فہرست دفتر تحریک سے منگوالیں۔

۵۔ اماموں کو چاہیئے۔ خطبات میں ان فرائض کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے رہیں۔

خاکسار: مرزا محمود احمد (۱۳ اکتوبر ۳۶ء)

بچوں کا رسالہ المبشر

قادیان کے بعض احمدی بچوں نے ایک رسالہ المبشر نامی جاری کیا ہے جو ماہوار ہے۔ اس میں احمدی طلباء کے دینی اخلاقی اور ادبی مضامین درج ہوتے ہیں۔ بچوں کی علمی ترقی کے لئے یہ رسالہ مفید ہے۔ احمدی بچوں کو اس کا خریدار بننا چاہیئے۔ رسالہ کی قیمت مقامی خریدار سے ایک روپیہ اور بیرونی سے ڈیڑھ روپیہ لی جاتی ہے اس بارہ میں مینیجر رسالہ المبشر قادیان کو لکھا جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۵ شعبان ۱۳۵۵ھ

پنجاب کے "ترقی خواہ" عناصر اور اتحاد پارٹی

پنجاب میں اتحاد پارٹی کے روز افزوں اثر و اقتدار اور اس کے پروگرام کی پبلک میں مقبولیت اور ہر دلعزیزی پنجاب کی بعض دوسری سیاسی پارٹیوں کے لئے سوہانِ رُوح بنی ہُوئی ہے۔ پنجاب کے مہاسبھائی جو اپنی ضرب المثل تنگ ظرفی اور فرقہ پرستی کو قومیت پرستی اور ترقی خواہی کا پُرفریب جامہ پہنا کر اپنی حریت پسندی کا ڈھول پیٹا کرتے ہیں۔ اتحاد پارٹی کی مخالفت کو محض اسی بنا پر اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں۔ کہ وہ پنجاب کے زمیندار طبقہ کی ترقی کی حامی پسماندہ اور مفلوک الحال لوگوں کو مرفہ الحال بنانے اور مقروضوں کو قرضخواہوں کے خون آشام چنگل سے نجات دلانے کی خواہشمند ہے۔ اور نہیں چاہتی۔ کہ پنجاب کے مٹھی بھر سرمایہ دار اپنے مالی تفوق کی بناء پر یہاں کی ایک بہت بڑی آبادی کا خون چوستے رہیں۔ پنجاب کا سرمایہ دار اور قرضخواہ طبقہ چونکہ زیادہ تر ہندوؤں پر مشتمل ہے۔ اس لئے اتحاد پارٹی کی متوقع کامیابی انہیں سیخ پا بنا رہی ہے۔ اور انہیں اس امر پر آمادہ کر رہی ہے۔ کہ وہ اپنی تمام تر قوتیں اس کی مخالفت پر صرف کر دیں۔ چنانچہ اخبار پرتاپ (۱۹ر اکتوبر) "پنجاب پالٹکس پر ایک نظر" کے عنوان کے ماتحت راؤ بہادر چوہدری چھوٹو رام صاحب ممبر اتحاد پارٹی کے انبالہ ڈویژن میں کامیاب دورہ اور اس حلقہ میں پارٹی مذکور کے لئے ایک سازگار اور پُر امید فضا پیدا ہو جانے پر رنج و افسوس کے آنسو بہاتا ہوا اتحاد پارٹی کے متعلق لکھتا ہے "یہ پارٹی ہندو الیکشن بورڈ اور کانگریس دونوں کے لئے مصیبت کا باعث ہوگی۔ کیونکہ جہاں ایک طرف یہ ایک فرقہ وارانہ پارٹی ہوگی۔ اور پنجاب میں مسلم حکومت قائم کرنے کی کوشش کریگی وہاں دوسری طرف یہ ایک گورنمنٹ کی پارٹی ہوگی۔ اور گورنر کی خواہش کے مطابق پنجاب میں حکومت چلائے گی۔ گورنمنٹ اس کی کامیابی کے لئے ابھی سے کوشش کر رہی ہے۔ اس کا جو بھی بڑا عہدہ خالی ہوتا ہے۔ وہ یونینسٹ پارٹی کے کسی ممبر کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ گورنمنٹ کے لئے اس صوبہ میں کوئی اور پارٹی موجود نہیں۔ اور نہ ہی وہ کسی دوسری پارٹی کو تقویت دینے کے لئے تیار ہے۔ .... صوبہ کا مفاد یہ تقاضا کرتا ہے۔ کہ یونینسٹ پارٹی کے خلاف زبردست جہاد شروع کیا جائے ہر ایک پارٹی چاہے وہ کانگرسی ہو اور چاہے ہندو بورڈ اور چاہے مسلم لیگ اس کا فرض ہے۔ کہ عوام پر یہ اچھی طرح واضح کر دے کہ یونینسٹ پارٹی کی حمایت کرنا پنجاب میں رجعت پسندی فرقہ پرستی اور قدامت پرستی کی حمایت کرنا ہے"

سوال یہ ہے۔ کہ اگر پنجاب کی یونینسٹ پارٹی رجعت پسند فرقہ پرست اور قدامت پرست ہے۔ تو اور کونسی پارٹی ہے۔ جسے قومیت پرست اور ترقی خواہ کہا جا سکتا ہے کیا ہندو الیکشن بورڈ! جس کے قیام کا واحد مقصد ہندوستان میں رام راجیہ قائم کرنا ہے۔ اور جس کے مہاسبھائی ذہنیت رکھنے والے ارکان رام راجیہ قائم کرنے کی تعلّیوں کو فخریہ لہجے میں بیان کرنے سے کبھی نہیں جھجکے۔ یا کیا کانگریس پارٹی "غیر فرقہ وارانہ جماعت ہے" جو ہر معاملہ میں ہندو مفاد کو مد نظر رکھتی اور مسلمانوں کے جائز حقوق کو نظر انداز کر دیتی ہے۔ اور فرقہ وار فیصلہ کے معاملہ میں جس کی روش نہایت ہی افسوسناک چلی آ رہی ہے۔

یونینسٹ پارٹی پنجاب کے کاشتکاروں اور پسماندہ طبقات کی ترفیہ کی دعویدار ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ کسی پارٹی کے پروگرام کی اچھائی یا برائی کو اس کے دعاوی اور اس کے مسلک کی بنا پر ہی پرکھا جا سکتا ہے۔ پنجاب کے کاشتکاروں میں مسلمان بھی شامل ہیں ہندو بھی اور سکھ بھی۔ اور وہ تمام کے تمام سرمایہ داروں اور ساہوکاروں کے چنگل میں بُری طرح گرفتار ہیں۔ پس پنجاب کے ہندو مسلمان اور سکھ زمینداروں اور کاشتکاروں کی فلاح و بہبود اور صوبہ کی اس کثیر آبادی کی جو کسمپرسی کی حالت میں پڑی ہے۔ ترقی اور خوشحالی کی کوشش کسی صورت میں بھی فرقہ پرستی اور رجعت پسندی نہیں کہلا سکتی "اتحاد پارٹی کو گورنمنٹ کی پارٹی" قرار دینا بھی ایک کھلا دھوکہ ہے۔ آئین جمہوریت کے منشاء کے مطابق وہی پارٹی حکومت کے نظم و نسق میں زیادہ حصہ لینے کی حقدار ہے۔ جسے زیادہ سے زیادہ عوام کا اعتماد حاصل ہو۔ اور جسے مجلس وضع قوانین میں اکثریت اور زیادہ سے زیادہ ارکان کی تائید و حمایت میسر ہو۔ یہ کہاں کی جمہوریت ہے۔ کہ مٹھی بھر لوگ جو کسی صوبہ یا ملک کے ایک محدود اور قلیل طبقہ کے نمائندے ہوں حکومت کے نظم و نسق کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ اور اکثریت کو ان کے رحم پر چھوڑ دیا جائے۔ پنجاب کے ہندو مہاسبھائیوں کے نزدیک بلاشبہ یہی صورت عین جمہوریت اور عین قومیت پرستی ہے لیکن کسی صاحب عقل و فہم کے نزدیک اس عجیب و غریب "قومیت پرستی" کی کوئی قدر و قیمت نہیں

خیر رونا تو یہ ہے۔ کہ اتحاد پارٹی کے خلاف ہندوؤں کی کوشش تو سمجھ میں آ سکتی ہے۔ لیکن یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ مسلم لیگ جس کو مہاشہ جی نے اتحاد پارٹی کے خلاف اپنے محاذ میں شامل کرنے کی دعوت دی ہے۔ کیوں مسلمانوں کی اکثریت کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہے۔ مسٹر جناح کی اتحاد پارٹی کے خلاف زہر چکانی کا جو حال میں ظاہر ہو چکی ہے۔ سوائے اس کے کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ غیر مسلم عناصر کے ہاتھوں کو مضبوط کیا جائے۔ اور ان کے سیاسی تاروں پر کٹھ پتلی بن کر ناچتے ہوئے مسلمانوں کی تخریب اور اضمحلال کے سامان مہیا کئے جائیں۔ مسٹر جناح نے لاہور میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ان سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی "ترقی خواہ" اور "حریت پسند" لیگ کو اتحاد پارٹی کی "رجعت پسندی" اور "سرکار کی کاسہ لیسی" کا شکوہ ہے۔ مگر دریافت طلب امر یہ ہے۔ کہ مسٹر جناح اور ان کے لیگ بورڈ کے پاس اپنی ترقی خواہی اور قومیت پرستی کا کونسا پروانہ ہے جس سے اتحاد پارٹی محروم ہے۔ کیا لیگ بورڈ میں سر اور خان بہادر نہیں ہیں۔ کیا اس میں ایسے لوگ شامل نہیں جنہوں نے کئی کئی سال حکومت کے آستانوں پر جبیں سائی کی۔ اور اس کے ایوانوں کا طواف کیا۔ اگر کونسل میں لیگ بورڈ کو اکثریت حاصل ہو جائے۔ تو کیا وہ وزارتیں قبول نہ کرے گی۔ اگر ان تمام سوالات کا جواب اثبات میں ہے۔ تو اتحاد پارٹی کو رجعت پسند قرار دینے کے کیا معنے؟

لیگ بورڈ کو چاہیئے۔ کہ اتحاد پارٹی کے خلاف جو بظاہر پروگرام اس سے بہت قریب ہے۔ اور جس کا اشتراک صرف اتحاد پارٹی سے ہی ممکن ہے۔ محاذ قائم کر کے غیر مسلم عناصر کی تقویت کا موجب نہ بنے۔

مسٹر جناح کا اتحاد پارٹی کو خواہ مخواہ مطعون کرنے کی کوشش کرنا خود ان کے مجوزہ پروگرام کے منافی ہے۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کے اتحاد اور اجتماعیت کو لیگ بورڈ کا اصل قرار دے چکے ہیں۔ کیا ہم ان سے توقع رکھ سکتے ہیں کہ وہ اپنے قول اور فعل کے اس تفاوت کو مسلمانوں کی حقیقی خیر خواہی کے پیش نظر دور کرینگے

عشق و محبت ۲

اٹھو ڈھونڈو متاعِ آسمانی

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

متاعِ آسمانی کی تلاش

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ میں اپنے پلنگ پر لیٹا ہوا ان فضلوں اور انعامات کا خیال کر رہا تھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاکِ پا کے طفیل ہم کو ملے ہیں۔ جب میں نے گزشتہ زمانہ کا تصور کیا۔ تو یوں دکھائی دیا۔ کہ گویا ظلمت! ظلمت! ظلمت!!! ایسی تاریکی کہ کچھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ لوگ شائد کچھ ہدایت اور راستہ ہاتھوں سے ٹٹول ٹٹول کر حاصل کرتے تھے۔ پھر یہ زمانہ آیا۔ کہ یکدم سورج نکل آیا۔ اور اتنی علم و معرفت۔ اتنی برکات۔ اتنے انعامات روحانیت کے متعلق تقسیم کئے گئے۔ کہ دامنِ آرزو گوہرِ مراد سے بھر گیا۔ ان باتوں پر تفکر کرتے کرتے ایک لہر شکر اور محبت کی میرے دل میں ایسی پیدا ہوئی۔ کہ میں نے بے اختیار اپنے سرہانے سے دُرِّثمین کو اٹھا لیا۔ اور اسے کھول کر پڑھنے لگا۔ دُرِّثمین ہمیشہ میرے لئے ایک خاص کتاب رہی ہے۔ میں اُسے معرفت اور محبت کی کنجی سمجھا کرتا ہوں۔ اور حضور علیہ السلام کی تمام کتابوں کا خلاصہ۔ اور واقعی ہے بھی یہی۔ کیونکہ ہر کتاب میں کچھ نہ کچھ شعر حضور کے موجود ہیں۔ اور جب اس میں وہ سارے اشعار جمع کر دیئے گئے۔ تو خود بخود یہ تمام تصانیف کا ایک خلاصہ بن گئی۔ دُرِّثمین کا کھولنا تھا۔ کہ یہ شعر سامنے آ گیا:-

کہاں تک حرص و شوقِ مالِ فانی
اٹھو ڈھونڈو متاعِ آسمانی

دل پہلے ہی جذباتِ شکر و محبت سے لبریز تھا۔ یہ شعر پڑھتے ہی کتاب ہاتھ سے گر پڑی۔ اور میں اس حکم کی تعمیل میں بستر سے یوں نکلا جس طرح کمان میں سے تیر۔ یا بندوق میں سے گولی وہ حکم کیا تھا؟ یہی کہ:-

اٹھو ڈھونڈو متاعِ آسمانی

مجھے اس وقت بالکل کچھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ اور واقعی اندھوں کی طرح اپنے ہاتھ سے کر کرکے کسی چیز کو ڈھونڈ ہا ہا پھرتا تھا۔ اور کہتا تھا۔

"کہاں ہے متاعِ آسمانی! کہاں ہے متاعِ آسمانی!"

آخر جب اس طرح کچھ ہاتھ نہ آیا۔ تو یک دم میرے اپنے دل نے مجھے یہ کہا۔ کہ کہیں گھروں کے اندر بھی متاعِ آسمانی ملتے ہیں؟ یہ تو خود **مالِ فانی** ہے جب تک یہاں سے نہیں نکلے گا۔ متاعِ آسمانی نہیں ملے گا۔ اسے چھوڑ تو شائد کچھ ملے اس سے پہلے تم متاعِ آسمانی کے معنے بھی نہیں آتے تھے۔ ایسے ہی باتیں کہکر دل کی تسلی کر لیا کرتا تھا۔ جیسے مولوی کہہ دیا کرتے ہیں کبھی کہہ دیا کہ اس سے مراد علم و معرفت ہے۔ کبھی یہ کہ اس سے مُراد دینِ اسلام ہے۔ کبھی نجات کبھی آخرت۔ کبھی تقوےٰ غرض کبھی کچھ۔ کبھی کچھ۔ جیسا موقعہ دیکھا۔ ویسے اوٹ پٹانگ معنے کر لئے۔ مگر اب یہ لہر دل میں پیدا ہوئی کہ پہلے یہ پتہ لگانا ہے۔ کہ متاعِ آسمانی کیا چیز ہے۔ کیونکہ وہ چھپی نہیں سکتا ہے۔ جب پہلے پتہ لگ جائے گا۔ کہ وہ ہے کیا۔

غرض گھر میں سے دبے پاؤں سیدھا باہر نکلا۔ اور جنگل کا راستہ لیا۔ ایک جوش تھا۔ ایک بے قراری تھی۔ ایک تڑپ تھی۔ اور دیوانہ وار یہی پڑھتا چلا جاتا تھا کہ ع

"اٹھو ڈھونڈو متاعِ آسمانی"

اور ساتھ ہی دل کے تفرع سے اس قریب مجیب ذات سے التجا اور دُعا کرتا جاتا تھا۔ کہ "الٰہی وہ متاعِ آسمانی دکھا دے۔ اور اس کا پتہ بتا دے۔ اور اس کا رستہ سمجھا دے اور ...."

متاعِ آسمانی کا جلوہ

میرا تجربہ اور بلا کسی استثنا کے تجربہ ہے کہ جب ایسی حالت دل کی پیدا ہو جائے۔ تو پھر اس وقت کی دُعا آسمانوں میں سوراخ کرتی ہوئی۔ اور تمام عالمِ بالا کے طبقوں کو چیرتی ہوئی۔ اور زیر و زبر کرتی ہوئی چلی جاتی ہے۔ وہ دُعا لے جانے والے فرشتوں کو بھی اپنے پیچھے چھوڑتی جاتی ہے۔ وہ خود اس وقت ایک زندہ وجود بن جاتی ہے اور خود آپ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہوتی ہے۔ نہ کہ عام دُعاؤں کی طرح پیش کی جاتی ہے۔ نہ ایتھر کی شعاعیں اس کی رفتار کو پا سکتی ہیں۔ اور نہ بجلی کی لہریں اس کی تیزی کو پہونچ سکتی ہیں۔ ادھر نکلتی ہے۔ ادھر قبولیت۔ گویا دروازہ پہلے ہی اندر آنے کے لئے کھڑی ہوتی ہے بلکہ یہ دھوکہ ہوتا ہے۔ کہ آیا قبولیت پہلے وہاں سے روانہ ہوئی تھی۔ یا دُعا یہاں سے یا in anticipation of sanction قبولیت پہلے ہی آئی ہوئی رکھی تھی:-

غرض ابھی میں ایک فرلانگ بھی گھر سے دُور نہیں پہونچا تھا۔ کہ اس متاعِ آسمانی کا جلوہ مجھ پر ہونے لگا۔ میں نے دیکھا۔ کہ ایک بڈھا ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک لڑکا۔ دونوں تیز قدم ایک لق و دق جنگل میں چلے جا رہے ہیں مجھے بڈھے کی پیٹی میں ایک چھری بھی دکھائی دی جس کے دستہ پر بار بار اس کی گرفت پڑتی تھی اور اپنے جذبات کے دبانے کے لئے اس کے دانت بھچ بھچ جاتے تھے۔ آخر اس نے اپنے لڑکے کی گردن کے گرد محبت سے اپنا بایاں ہاتھ ڈال لیا۔ اور کہا۔ کہ اے میرے پیارے اکلوتے بیٹے میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ کہ میں تجھے خدا تعالےٰ کی راہ میں ذبح کر رہا ہوں۔ معلوم نہیں اسکی کیا تعبیر ہے۔ بیٹا بھی آخر اسی عارف باپ کا فرزند تھا اور آئندہ شہنشاہِ معرفت کا مورثِ اعلےٰ بننے والا تھا۔ سنتے ہی بولا۔ یہ تو خدا کا حکم معلوم ہوتا ہے۔ آپ اس پر ضرور عمل کیجئے۔ اور میری طرف سے تو ذرا بھی کچھ خیال میں نہ لایئے۔ لو میں تو اپنا سر قربانی کے لئے یہیں رکھے دیتا ہوں۔ یہ کہکر بیٹا لیٹ گیا۔ اور باپ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیک کر وہ چھپی ہوئی چھری نکالی۔ بیٹا بولا۔ کہ مجھے ذبح کرنے سے پہلے اگر سجدہ میں پڑ جانے دیں۔ تو اچھا ہوگا۔ چنانچہ وہ اسی طرح ہو گیا۔ اور باپ کے ہاتھ نے اپنی کامل قوت اور پورے جوش کے ساتھ لڑکے کی گردن پر وہ چھری پھیر دی مگر ہوا کیا۔ وہی جو ہمیشہ ہوا۔ اور ہوا کرتا ہے اور ہوا کرے گا۔ یعنی عالمِ بالا سے متاعِ آسمانی کا تحفہ۔ اور اس کے ساتھ اس قدر برکات۔ اس قدر انعامات۔ اس قدر اولاد اس قدر صلوات نازل ہوئے۔ کہ ابراہیم آسمان کے ستارے اور صحرائے اعظم کی ریت کے ذرات کو گن سکتا ہے۔ مگر ان کو نہیں۔ کچھ پتہ نہیں لگتا۔ کہ پھر وہ چھری کہاں گئی۔ شائد تبرکاتِ ابراہیمی میں کسی قوم کے پاس ہو۔ اور کسی وقت کسی ملک کے آثارِ قدیمہ میں نکل آئے۔ کیونکہ وہ غیر فانی چیز ہے۔ یا اسی وقت مقلب الماہیات نے اسے لوہے سے خاک میں تبدیل کر دیا ہو۔ اور اس خاک کو قادیان کی بستی کے مقام پر بکھیر دیا ہو۔ واللہ اعلم:-

محسنین کی جزا

یہ ایکٹ۔ یہ ڈراما۔ یہ سنیما کا سین یہ ناٹک کا نظارہ ایک بڈھے باپ اور اس کے اکلوتے بیٹے نے ایک ایسے جنگل میں جہاں کوئی دیکھنے والے موجود نہ تھے اور کوئی قدردان Audience حاضر نہ تھے۔ کر کے دکھایا البتہ ایک شکور آنکھ ان کی ایک ایک حرکت کو دیکھ دیکھ کر مزے لے رہی تھی۔ اور ملاءِ اعلےٰ کے ان گنت فرشتے عرشِ عالم میں فرسٹ۔ سیکنڈ۔ تھرڈ۔ اور فورتھ کلاس درجوں میں اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اپنی سیٹوں پر بیٹھے یہ تماشا دیکھ رہے تھے۔ اور ہر ہر حرکت اور ہر ہر بات پر ہیر ہیر اور جزاک اللہ اور مرحبا اور Well done اور شاباش اور ابراہیم زندہ باد۔ اسمٰعیل زندہ باد اور عشق زندہ باد۔ کے نعروں اور چیرز سے ملکوت السمٰوات والارض لرزہ میں آ رہے تھے۔ کہ اس شکور اور قدردانِ اصلی اور ازلی نے مسکرا کر یوں فرمایا:-

اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ

یعنی جو بھی میرے سامنے یہ رنگ وفا اور عشق کا پیش کرے گا۔ وہ یہی اجر اور یہی متاعِ آسمانی میرے ہاں سے پائے گا:-

یہ تمام کیفیت میری قلبی نظر کے سامنے سے ایک سیکنڈ بلکہ سیکنڈ کے ہزارویں حصہ کے اندر گزر گئی۔ کیونکہ جو نظارہ کا خالق ہے۔ وُہی وقت کا بھی خالق ہے۔ اور حقیقۃً وقت اور عرصہ عالم یعنی Space اور Time ایک ہی چیز ہیں۔ اور پروفیسر اینسٹین اپنے نظریہ یعنی Theory of Relativity میں بالکل حق بجانب ہے۔ اور جو باتیں فلاسفر سوچ سوچ کر اور کھود کھود کر اور مر مر کر صدیوں میں نکالتے ہیں۔ وُہ روحانیات میں نظر رکھنے والا اپنے تجربہ سے ایک منٹ میں پالیتا ہے۔ خواہ اس کو علمی زبان اور عقلی دلائل کے ساتھ بیان نہ کرسکے۔

ایک رنگ متاعِ آسمانی

اس کے بعد ایک۔ اور حقیقت مجھ پر منکشف ہونے لگی۔ اور وُہ رنگ متاعِ آسمانی کا میرے سامنے سے گزرا جس کے دیکھنے کے لئے میں اپنے وہم میں بھی تیار نہ تھا۔ اور ایک نوعمر لڑکے میں یہ رنگ اتنا ارفع اتنا بلند اور اتنا عالی شان تھا۔ کہ شاید میرے الفاظ اور میرا قلم ان کو صحیح بیان ہی نہ کرسکے۔ اس سے پہلے میں نے ایک ہلکا سا رنگ اس کا ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ میں دیکھا تھا۔ فرماتے تھے۔ کہ میں ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مزار مبارک پر کھڑا ہو کر دُعا کرنے لگا۔ دُعا کے اندر ہی ایک ایسا جوش پیدا ہوا۔ کہ میں نے اپنی پیٹھ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مزار مبارک کی طرف پھیر دی۔ اور مونہہ کعبہ کی جانب کرلیا۔ تاکہ توحید کی تکمیل اس رنگ میں بھی ہو جائے۔

میں نے یہ قصہ جب ان سے سُنا تو بسبب ناواقفیت کے فوراً اپنے دل میں ان کی نسبت یہ فتوےٰ دے دیا۔ کہ "جبھی آپ اس صدی کے مجدّد بننے سے باوجود اس علم و فضل کے محروم رہے کیونکہ جب ملاءِ اعلےٰ کے لوگ ایک محیی اور مجدّدِ اسلام کی تلاش کرتے پھرتے تھے۔ تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھ کر فوراً ان کا انتخاب کرلیا۔ اور وجہ انتخاب یہ بیان کی۔ کہ ھٰذا رجل یحب رسول اللہ۔ یعنی عشق رسول مستلزم ہے۔ اس بات کو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عاشق خدا تعالےٰ کے ہاں یہ درجہ اور عزت حاصل کرے۔ اور آپ چونکہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقبرہ مبارک کی طرف پشت کرچکے تھے۔ اور سیدھا خدا کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی حرکت بغیر وساطت حضرت رسالتمآبؐ ایکدفعہ آپ سے ظہور میں آئی تھی۔ اس لئے آپ کو درجہ مہدی و مسیح کا میسّر نہ آیا۔ بلکہ ایک دُوسرا شخص بازی لے گیا"۔

خیر یہ تو بچپن کے زمانہ کی باتیں تھیں مگر اب یہ راز کھلا۔ کہ بعض دفعہ توحید کے یا یُوں کہو۔ کہ عشق و محبت کے بے پناہ طوفانوں کے وقت اللہ تعالےٰ ایسے نظارے بھی اپنے عاشقوں سے دیکھنا چاہتا ہے مگر سوائے عاشق کے اور وُہ بھی خاص خاص اوقات کے دوسرا ان کی نقل کرے۔ تو بے ایمان ہو جاتا ہے۔ پُورا۔ اور پکا بے ایمان مرتد اور ملعون۔ ایسی باتوں میں خصوصاً سنبھل کر چلنا چاہیئے۔ اور ؎

پنجہ در پنجۂ خدا دارم - من چہ پروائے مصطفےٰ دارم

کہنے والے کے ایک لحظۂ عشق کی کیفیت کو محض وقتی اور خاص سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ ایسے شعر کو بلاوجہ پڑھنا بھی گناہ ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ بار بار پڑھنے والے کو دربارِ خداوندی سے ہمیشہ کے لئے نکال دیا جائے۔ کیونکہ ع

ہزار نکتۂ باریک تر زمُو اینجاست

ناقابلِ بیان وجدانی کیفیت

خیر وُہ وجدانی کیفیت جو میں نے دیکھی وُہ یہ تھی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ابھی بچے ہی تھے کہ اُن کے دل پر اُسی متاعِ آسمانی کی تجلی ہُوئی۔ اور ایسے زور شور سے ہُوئی۔ کہ حضور پر وُہ کیفیت طاری ہوگئی۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ کہ ؎

یہ دیوانگی عشق کا ہے نشاں
نہ سمجھے کوئی اس کو جز عاشقاں

اور باوجود پیدائشی احمدی ہونے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا بیٹا ہونے کے اور ہر طرف احمدیت ہی احمدیت اور الہامات اور نشانات میں گھرے رہنے کے حضوُر اس عشق میں بالکل دیوانہ ہو گئے آگے بے ادبی کی وجہ سے میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ ورنہ ایسے ایسے الفاظ ان کے ذمہ لگاتا۔ اور اس طرح بعض پردے فاش کر کے رکھ دیتا۔ کہ خود ان کو مزا آجاتا۔ مگر ع

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

میری کیا ہستی اور کیا مجال کہ اس شہنشاہِ عشق کے حریم محبت کی ایک جھلک بھی دیکھ سکوں۔ یا ان کے قلبی راز مستور کے ایک باریک شعاع کی تیزی بھی برداشت کرسکوں۔ جو اُن کا معاملہ اُوپر والے سے ہے۔ اس کو اسفل السافلین والے کیا سمجھ سکتے ہیں۔ اور جو مرتبہ ان کا محبوب السمٰوات والارض سے ہے۔ اس کی گرد کو بھی ہم جو کہ غبار خاکِ پائے شہسوارِ عشق ہیں۔ کہاں پاسکتے ہیں۔

عشق کی آگ کا پہلا شعلہ

غرض میں نے دیکھا۔ کہ اس دیوانگی میں حضوُر اتنے بے تاب ہُوئے اور ساری دُنیا کو اس طرح خالی اور بے معنی دیکھا کہ اس کی طلب میں ٹوپی پھینک۔ اور کوٹ اُتار اپنے والد یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی چھوڑنے کو تیار ہوگئے۔ اور اس عشق کے پیچھے گھر اور وطن کو خیر باد کہکر نکل چلے۔ اور یہاں تک کہدیا۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام واقعی سچے ہیں۔ اور تیری طرف سے ہیں۔ تو میں یہاں رہوں گا۔ ورنہ میرا یہاں کیا کام۔ میں تو تیری تلاش میں ہوں۔ جہاں تو ملے گا۔ وہیں میں جاؤں گا۔ اور بعینہٖ وُہی حالت ہوگئی۔ جو حضور علیہ السلام نے حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ کے ذمہ لگائی ہے۔ مگر دراصل اس پردہ میں اپنی حالت ہی بیان کی ہے۔

پھر آخر کو نکلا وُہ دیوانہ وار
نہ دیکھے بیاباں نہ دیکھے پہاڑ

اتارا اپنے مونڈھوں سے دُنیا کا بار
طلب میں سفر کرلیا اختیار

خدا کے لئے ہوگیا دردمند
تنعم کی راہیں نہ آئیں پسند

طلب میں چلا بے خود و بے حواس
خدا کی عنایات کی کرکے آس

اسی عجز میں تھا تذلل کے ساتھ
کہ پکڑا خدا کی عنایت نے ہاتھ۔

یہ کہہ کر واقعی نکل کھڑے ہُوئے اور منقطع ہوگئے۔ اور دُنیا کو معہ اپنے تمام تعلقات اور زینتوں کے بالکل خیرباد کہہ دیا۔ بلکہ اس کے گلے پر چھری پھیر دی۔ اور ایک منٹ بلکہ ایک سیکنڈ کے اندر فنا کا مقام حاصل کرلیا۔ وُہ خدا جس کا یہ وعدہ ہے۔ کہ ان الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا جب اس نے یہ حالت دیکھی۔ تو فوراً متاعِ آسمانی ان پر نازل کی۔ ان کے دُنیا کی طرف سے مونہہ موڑتے ہی وُہ تیر کی طرح دوڑتا ہُوا اپنے سارے حسن اور ساری تجلیوں کے ساتھ سامنے آگیا۔ اور راستہ روک کر کھڑا ہوگیا۔ بلکہ اپنے گلے لگا لیا۔ اور کہا۔ کہ اے میرے محبوب تو جاتا کہاں ہے۔ لڑکا بغل میں۔ اور ڈھنڈورا شہر میں! میں تو تیرے گھر میں ہی رہتا ہوں۔ اور تو دیوانہ وار کہاں کا قصد کر کے نکل چلا ہے۔ لے اب علم اور معرفت کے ساتھ اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ۔ کیونکہ تو مجھے اس کے اندر پائیگا۔ اور وہی اس وقت دُنیا میں میرا فوٹو ہے۔ بس اس تصویر یار کو اپنے دل میں جگہ دے۔ اور میری شناخت کرتا رہ۔ یہاں تک کہ تیرا اپنا وقت آجائے۔

چونکہ سارا کاروبار اس سلسلہ کا سچ اور حق پر مبنی تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فیضان سے عقلی۔ ذہنی اور وجدانی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے تمام دلائل ایک منٹ کے اندر اندر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے سینہ کے اندر بھر دیئے۔ اور ان کو سیدھا راستہ ہاتھ پکڑ کر دکھا دیا۔

سو یہ ہے عشق کی آگ کا پہلا شعلہ جو حضوُر کے سینہ میں بھڑکا۔ اور جس نے آتے ہی سب ادب علم عقل۔ وقار اور سنجیدگی کو غارت کر کے رکھ دیا۔ مگر دیکھا! نتیجہ کیا ہُوا۔ ایک قدم ہی اٹھایا تھا۔ کہ **محبوب** آموجود ہُوا۔ اور دوڑتا ہُوا آیا۔ اور آکر چمٹ گیا۔ کہ بھلا میں تجھے کہاں جانے دیتا ہوں۔ اے میرے پیارے۔ اے میری آنکھوں کے تارے۔

سو اے پڑھنے والو! یہ وہ محبوب ہے جس کے لئے احمدیت تمہیں بلاتی ہے اور یہ وُہ دمِ نقد وصل ہے جو قدم اٹھاتے ہی ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور یہ وہ متاعِ آسمانی ہے یعنی خدا کی محبت اپنے بندہ کے ساتھ جو بندہ کے عشق کے نتیجہ میں اُوپر سے نازل ہوتی ہے۔ اور یہ معنے ہیں ان کنتم تحبون اللّٰہ کے جواب میں یحببکم اللّٰہ کے مظاہرہ کے کیا ہے کوئی جو کپڑے پھاڑ کر آگے نکل آئے۔ اور دُنیا کے سب تعلقات کو اور تمام امال و امانی کو لات مار کر اس کا اور صرف اس کا بننے کی نیت کرلے۔ بس اس ارادہ میں ارادہ کی دیر ہے۔ اور نیت کے بعد صرف ایک قدم۔ پھر اس کی گود۔

اس مضمون کا بین السطور مطلب اٹھو۔ یعنی سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر۔ اور دنیا و مافیہا کو لات مار کر اور مال اور آمال اور امانی یا دولت اور ہر قسم کی ضروری اور غیر ضروری خواہشات دل سے ترک کرکے ایک قوت کے ساتھ ایسے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ کہ پھر ان سفلی چیزوں کی طرف جھکنے کا خیال بھی نہ آئے۔ کیونکہ یہ سب فانی ہیں۔

ڈھونڈو:۔ اور جس طرح کسی قیمتی گم شدہ چیز کی ایک طلب ایک بے قراری اور ایک تلاش لگی ہوتی ہے۔ ایسی ہی تڑپ کے ساتھ خدا تعالیٰ سے عشق لگا کر اس سے متاعِ آسمانی طلب کرو متاعِ آسمانی۔ یعنی اس آسمانی محبت کو اپنے عشق کی طاقت سے اپنی طرف کھینچو۔ جسے خدا کی محبت کہتے ہیں۔ اور جو بندہ کے عشق کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ضرور نازل کرتا ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے۔ تو سب کچھ مل گیا۔ اور اگر سند اس کی طلب کرنی ہے تو ان حالات کو پڑھو۔ جو آپ کے قابلِ تقلید بزرگوں یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اول اور ثانی علیہما السلام کے درج کئے گئے ہیں۔ اور پھر حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کے ذکر کئے گئے ہیں جن کی بابت یہ حکم ہے کہ فاتبع ملۃ ابراھیم حنیفا۔ اور سند اور نمونہ اور نقل کی ضرورت کو تمام دُنیا نے بلکہ قرآن مجید نے بھی اس لئے تسلیم کیا ہے۔ کہ بغیر اس کے کام نہیں چلتا۔ کیونکہ جو علماء کی نقل کرے گا۔ وہ عالم بن جائیگا۔ اور جو عارفین کی نقل کرے گا۔ وہ عارف بن جائے گا۔ جو صوفیوں کی نقل کریگا۔ وہ صوفی بن جائیگا اسی طرح جو عاشقوں کی نقل کرتا رہیگا۔ وہ بھی خود ایک دن عاشق بن جائے گا انسان کی فطرت میں نقل کا مادہ ہے۔ اور تمام اس کے کمالات نقل پر موقوف ہیں۔ اور نقل میں ہی سب برکت ہے پس نقل کرو۔ نقل کرو۔ نقل کرو ظاہری حرکات کی سکنات کی عادات کی اور جسمانی۔ وجدانی اور روحانی حالات کی دوسرے عشاقِ الٰہی کی۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام کی۔ دیگر تمام انبیاء کی۔ اور جب تک ان کے مجنونانہ اور عاشقانہ افعال کی نقل نہیں کروگے۔ تمہارے لئے عشق کا دروازہ نہیں کھولا جائے گا۔

پس یہ سبق ہے نمونہ Reading between the lines کا یا بین السطور مطلب حاصل کرنے کا۔ یا تفسیر ہے۔ سرِّ دلبراں والے شعر کی۔ سو اسی طرح آئندہ ان سب مضامین کا مطلب خود نکالا کرو۔ آج میں نے صرف ایک نمونہ بطور Exercise آپ کے سمجھنے کے لئے دیدیا ہے :۔

جماعت احمدیہ لاہور کا نائب امیر

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور کو چونکہ مقدمات کی وجہ سے اکثر لاہور سے باہر آنا جانا پڑتا ہے۔ اور اس وجہ سے وہاں سلسلہ کے بعض کاموں کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے اسلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مکرم قاضی محمد اسلم صاحب کو جماعت احمدیہ لاہور کا نائب امیر مقرر فرمایا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)
۱۷ اکتوبر ۳۶ء

جلسہ سالانہ کیلئے دیگوں کی گیارھویں قسط

خدا تعالےٰ کا فضل اور اس کی غریب نوازی ہمارے شاملِ حال ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے لئے دیگوں کا مطالبہ روز بروز پورا ہو رہا ہے۔ میں نے گزشتہ دنوں میں پانچ تعجب کے عنوان سے جو مضمون لکھا تھا۔ اس سے خدا تعالےٰ کے فضل سے خاص بیداری اور خاص توجہ پیدا ہوگئی ہے۔ قادیان کی مرکزی لجنہ کی سب کمیٹیاں اپنے اجلاس کر رہی ہیں۔ اور ان کی طرف سے امید ہے۔ کہ نو دیگوں کا وعدہ عنقریب موصول ہو جائے گا۔ بہر حال اس تحریک کے بعد جس قدر وعدے آئے ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	دیگ کا وعدہ کرنیوالے کی نام	تعداد دیگ	کس شخص کیطرف سے دیگ دی گئی	کیفیت
۳۴	لجنہ اماء اللہ شہر گجرات پنجاب	ایک دیگ	لجنہ نے اپنی طرف سے دی	للغہٗ وصول شد
۳۵	بدر النساء بیگم صاحبہ اہلیہ خانصاحب فقیر محمد صاحب ایگزیکٹو انجنیئر چارسدہ	"	اپنی طرف سے	"
۳۶	چوہدری علی بخش صاحب نمبردار چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا	"	"	بعدے کی پہلی قسط وصول شد
۳۷	والدہ صاحبہ سردار امیر محمد خانصاحب چیف قیصرانی کوٹ قیصرانی	"	"	وعدہ
۳۸	مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ کشمیر	"	"	"
۳۹	سلیمان خانصاحب ساکن کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ	"	پہلوان خانصاحب مرحوم کیطرف سے	للغہٗ وصول شد
۴۰	"	"	اپنی طرف سے	" "
۴۱	شیخ عبد الغنی صاحب نائب تحصیلدار خانیوال	"	شیخ محمود احمد مرحوم پسر خود کی طرف سے	للغہٗ وصول شد

اب اسّی میں سے صرف ۳۶ دیگوں کا مطالبہ باقی ہے۔ اور اگر قادیان کی مرکزی لجنہ کی نو دیگوں کا وعدہ جلدی موصول ہو جائے۔ تو صرف ۲۷ دیگوں کا مطالبہ باقی رہ جاتا ہے۔ اب میں گیارھویں قسط کے متعلق یہ تبصرہ کرتا ہوں۔ کہ

۱۔ لجنات میں سے ایک لجنہ یعنی گجرات کی لجنہ نے اپنا فرض ادا کیا۔ اور باقی لجنات کی طرف سے وعدہ کا انتظار ہے۔

۲۔ صوبہ سرحد کی طرف سے اب دو دیگیں آچکی ہیں۔ باقی سرحدی دوستوں کے وعدوں کا انتظار ہے۔

(۳) اُڑیسہ سے دو دیگوں کی رقم موصول ہو چکی ہے۔ پس بنگال بہار کے دوست بھی جلد توجہ کریں۔

اب جلسہ سالانہ بالکل قریب آگیا ہے۔ اس لئے احباب فوری توجہ فرمائیں۔ اور ایک دوسرے کو تحریک کریں۔ بالخصوص سیکرٹری صاحبان اور جماعت کے دوسرے عہدہ داران کا فرض ہے۔ کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کی ہمہ تن کوشش فرمائیں۔ ایک دیگ کی قیمت جس کا وزن ایک من پختہ ہوتا ہے للغہٗ ہے تمام رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو بھیجی جائیں۔ اور یہ تصریح کر دی جائے۔ کہ یہ رقم دیگ کی ہے۔ اور جو نام دیگ پر کندہ کرانا ہو۔ اس کی اطلاع مجھے دی جائے :۔

ناظر ضیافت قادیان

تزکیۂ نفس

قربِ الٰہی کے اعلیٰ مراتب حاصل کرنے کے طریق

سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پُرحکمت و پُرمعرفت کلماتِ طیبات

(۲)

نجات دینے اور ہلاک کرنیوالی تین چیزیں

(۱) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین چیزیں انسان کو نجات دینے والی ہیں تین چیزیں اسے ہلاک کرنے والی ہیں۔ تین چیزیں انسان کے درجات کو بڑھاتی ہیں۔ اور تین چیزیں اس کے گناہوں کو مٹاتی ہیں انسان کو نجات دینے والی چیزیں یہ ہیں اول خشیت اللہ جو باطن میں بھی ہو اور ظاہر میں بھی۔ دوم میانہ روی جو مفلسی میں بھی ہو اور دولتمندی میں بھی۔ سوم۔ عدل جو خوشی میں بھی ہو اور غصے کی حالت میں بھی۔

مہلکات یہ ہیں۔ (۱) شدید بخل (۲) خواہشات نفسانی کا اتباع (۳) خود پسندی۔

درجات بڑھانے والی چیزیں یہ ہیں:۔ (۱) افشاء سلام یعنی کثرت سے السلام علیکم کہنا (۲) بھوکوں، مسکینوں اور یتیموں وغیرہ کو کھانا کھلانا۔ (۳) تہجد پڑھنا۔

گناہوں کو مٹانے والی باتیں یہ ہیں (۱) سردیوں میں کامل وضو کرنا۔ (۲) نماز باجماعت کے لئے مسجد کی طرف چل کر جانا (۳) ایک نماز پڑھ کر دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

تین قسم کے لوگ ظلِ الٰہی کے نیچے

(۲) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن تین قسم کے لوگ ظلِ الٰہی کے نیچے ہوں گے۔ (۱) اندھیری راتوں میں مسجد کی طرف عبادت کے لئے جانے والا (۲) بھوکوں کو کھانا کھلانے والا (۳) تکلیفوں میں کامل وضو کرنے والا۔

دنیا کی چیزوں میں سے تین پسندیدہ چیزیں

(۳) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے تمہاری دنیا کی چیزوں میں سے تین چیزیں پسند کرائی گئی ہیں۔ (۱) خوشبو (۲) عورت (۳) اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک تو صرف نماز میں کی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ سنکر فرمایا یا رسول اللہ مجھے بھی تین چیزیں محبوب ہیں۔ (۱) حضور کے روئے انور کو دیکھنا (۲) اپنا مال حضور کے قدموں پر نثار کرنا (۳) اور یہ کہ میری بیٹی حضور کی خلاسی میں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے بھی تین چیزیں محبوب ہیں۔ (۱) امر بالمعروف (۲) نہی عن المنکر۔ (۳) پرانا کپڑا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے بھی تین چیزیں محبوب ہیں۔ (۱) بھوکوں کو کھانا کھلانا (۲) ننگوں کو کپڑا پہنانا۔ (۳) اور قرآن مجید کا پڑھنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں بھی تین چیزیں پسند کرتا ہوں۔ (۱) مہمان کی خدمت (۲) گرمی میں روزہ رکھنا (۳) جہاد میں تلوار چلانا۔ اسی اثنا میں حضرت جبرائیل نازل ہوئے اور انہوں نے کہا خدا نے مجھے تمہاری یہ گفتگو سنکر بھیجا ہے۔ اور تمہیں حکم دیا ہے کہ مجھ سے پوچھو۔ اگر میں اہل دنیا میں سے ہوتا تو کیا پسند کرتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں تو بتلاؤ۔ حضرت جبرائیل کہنے لگے (۱) گمراہوں اور بھولے بھٹکوں کو صحیح راہ بتانا (۲) غربا عبادت گزاروں سے محبت کرنا (۳) اور عیالدار مفلسوں کی مدد کرنا۔ پھر حضرت جبرائیل نے کہا۔ خدا تعالےٰ بھی اپنے بندوں سے تین خصائل پسند کرتا ہے (۱) خدا کی راہ میں اپنی تمام طاقتوں کا خرچ کرنا۔ (۲) گناہ پر رونا (۳) اور فاقہ پر صبر کرنا۔

مؤخر نہ کرنے والی تین چیزیں

(۴) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے علیؓ تین چیزوں کو مؤخر نہ کرنا (۱) نماز جب اس کا وقت آجائے (۲) جنازہ جب تیار ہو جائے (۳) بیوہ کا نکاح جب تجھے اس کے لئے کفو مل جائے

تین لعنتی انسان

(۵) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں پر لعنت کی ہے۔ ایک اس شخص پر جو کسی قوم کی امامت کرائے۔ بحالیکہ وہ قوم اس کو بُرا جانتی ہو۔ دوسری وہ عورت جس نے ایسی حالت میں رات گزاری۔ کہ اس کا خاوند اس پر غصے رہا۔ تیسرا وہ شخص جس نے حی علی الفلاح سنا اور پھر اس نے جواب نہ دیا۔ یعنے نماز پڑھنے نہ گیا۔

منقطع نہ ہونے والے تین اعمال

(۶) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مرجاتا ہے۔ تو اس کے اعمال اس سے منقطع ہو جاتے ہیں۔ ہاں تین طرح کے عمل ہیں۔ کہ موت کے بعد بھی ان کا ثواب موقوف نہیں ہوتا۔ اول صدقۂ جاریہ یعنے ایسی خیرات اور ایسا صدقہ جس کا فائدہ ہمیشہ لوگوں کو پہونچتا رہے۔ دوم۔ وہ علم جس سے خلق خدا فائدہ اٹھائے۔ سوم۔ نیک بخت اولاد جو والدین کے لئے دعائیں کرے

دوہرا ثواب حاصل کرنے والے تین انسان

(۷) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمی ہیں جنہیں دوہرا ثواب ملے گا۔ اول۔ وہ غلام جس نے خدا کا حق بھی ادا کیا اور اپنے مالک کا بھی۔ دوم۔ وہ مرد جس کے پاس ایک لونڈی ہو۔ اور وہ اسے تعلیم دے۔ اور اس کی اعلےٰ تربیت کرے پھر اسے آزاد کردے۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا مدنظر رکھتے ہوئے اس سے نکاح کرے۔ سوم۔ وہ شخص جو پہلی الہامی کتابوں اور پہلے رسولوں پر بھی ایمان لایا۔ اور پھر آخری الہامی کتاب یعنے قرآن مجید اور اسلام پر بھی ایمان لایا:

بہت بڑے تین گناہ

(۸) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں وہ گناہ نہ بتلاؤں جو بہت بڑے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا (۱) شرک۔ (۲) والدین کی نافرمانی (۳)، اور جھوٹی گواہی دینا۔

منافق کی تین علامتیں

(۹) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین علامتیں ہیں۔ (۱) جب بات کہے جھوٹ بولے (۲) جب وعدہ کرے خلاف ورزی کرے (۳)، جب اس کے پاس امانت رکھیں تو خیانت کرے:

تین سخت ناپسندیدہ باتیں

(۱۰) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کو تین باتیں سخت ناپسند ہیں۔ اول۔ قیل و قال یعنے بیہودہ گفتگو دوم۔ اپنے مال کو ضائع کرنا۔ سوم۔ کثرت سوال کی عادت۔

(۱) جنت کے باہر
(۲) جنت کے وسط میں اور
(۳) جنت کے اعلےٰ حصہ میں گھر

(۱۱) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جھوٹ چھوڑ دے۔ اس کے لئے جنت سے باہر گھر بنایا جاتا ہے اور جو سچا ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے۔ اس کے لئے وسط جنت میں گھر بنایا جاتا ہے۔ اور جو اپنے اخلاق درست کرے اس کے لئے جنت کے اونچے اور اعلےٰ حصہ میں گھر بنایا جاتا ہے۔

تین خوبیاں

(۱۲) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص میں تین خوبیاں ہوں۔ اللہ تعالےٰ اس پر اپنی رحمت نازل کرتا۔ اور اسے جنت میں داخل کرتا ہے (۱) کمزور کے ساتھ نرمی (۲) والدین سے شفقت و محبت۔ (۳) اور غلاموں کے ساتھ احسان:

تین مرفوع القلم انسان

(۱۳) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص مرفوع القلم ہیں۔ (۱) سونے والا یہاں تک کہ جاگ اٹھے (۲) بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے (۳) مجنون یہاں تک کہ عاقل ہو جائے۔

خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے والے تین انسان

(۱۴) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی دوسرے مسلمان بھائی کی کوئی تکلیف دور کرے گا خدا تعالیٰ اس کے بدلہ میں قیامت کے دن کی سختیوں سے اسے محفوظ رکھے گا۔ اور جو اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے گا خدا خود اس کا ستار ہوگا۔ اور جب تک بندہ اپنے کسی مسلمان بھائی کی مدد کرتا ہے۔ خدا اس کی نصرت و تائید فرماتا رہتا ہے۔

قیامت کے دن خصوصیت سے سزا پانیوالے تین شخص

(۱۵) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تین شخص ایسے ہیں۔ جنہیں قیامت کے دن میں خصوصیت سے سزا دوں گا۔ ایک وہ جو میرے نام کا واسطہ دے کر کسی سے معاہدہ کرے اور پھر بد عہدی کرے۔ دوسرے وہ جو کسی آزاد کو غلام بنا کر اسے فروخت کرے اور اس کی قیمت وصول کرے۔ تیسرے وہ جو کسی مزدور کو مزدوری پر لگائے اور پھر کام تو اس سے پورا لے مگر مزدوری نہ دے۔

قبول ہونے والی تین دعائیں

(۱۶) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین دعائیں عموماً قبول ہو کر رہتی ہیں۔ (۱) مظلوم کی دعا (۲) مسافر کی دعا (۳) اولاد کے حق میں باپ کی دعا۔

خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے محروم رہنے والے

(۱۷) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے قیامت کے دن کلام کرے گا۔ اور نہ ان کی طرف نظر رحمت کرے گا ایک وہ جو بوڑھا ہو اور زنا کرے دوسرے وہ جو بادشاہ ہو اور پھر جھوٹ بولے تیسرے وہ جو غریب ہو اور پھر متکبر ہو۔

ایمان کی حلاوت دینے والی باتیں

(۱۸) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تین باتیں ایسی ہیں۔ کہ جس شخص میں وہ پائی جائیں اس نے گویا ایمان کی حلاوت پالی۔ ایک یہ کہ اللہ اور اس کا رسول انسان کو ساری دنیا سے زیادہ عزیز ہو۔ دوسرے یہ کہ جس سے محبت کرے اللہ تعالیٰ کی خاطر کرے تیسرے یہ کہ اسلام لانے کے بعد کفر کی طرف لوٹنے کو وہ ایسا ہی ناپسند کرے۔ جیسا کہ آگ میں پڑنے کو ناپسند کرتا ہے۔

تین شخص جن کے لئے سوال کرنا جائز ہے

(۱۹) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوائے تین آدمیوں کے سوال کرنا کسی کے لئے جائز نہیں۔ اول وہ شخص جس پر کوئی چٹی پڑ جائے تو اس کے لئے وقتی طور پر ضروری امداد مانگنا جائز ہے اس کے بعد نہیں۔ دوسرا وہ شخص جس کو ایسا حادثہ پیش آیا کہ اس کا سارا مال تباہ ہو گیا اس کے لئے جائز ہے۔ کہ کاروبار جاری کرنے کے لئے ضروری پونجی مانگ کر گذارہ شروع کرے۔ تیسرا وہ شخص جس کو فاقہ درپیش ہو۔ ایسے شخص کے متعلق جب قوم کے تین سمجھدار آدمی تصدیق کر دیں کہ اسے واقعہ میں فاقہ درپیش ہے تو اس کے لئے جائز ہے۔ کہ گذارہ کے لئے ضروری معاش کا سوال کرے۔ ان صورتوں کے سوا لوگوں سے سوال کرنا حرام ہے۔

تین نہایت ضروری باتیں

(۲۰) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں تین باتیں نہیں اس کا نہ مجھ سے تعلق ہے نہ میرے خدا سے اور وہ یہ ہیں۔ (۱) سلم (۲) حسن خلق (۳) پرہیزگاری

وہ تین شخص جن کیلئے سخت عذاب ہے

(۲۱) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ انہیں پاک کریگا اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ ایک وہ جو نیکی کر کے دوسرے پر احسان رکھے دوسرا تکبر سے اپنا ازار لٹکانے والا تیسرا جھوٹی قسموں کے ساتھ اپنے اسباب کو فروخت کرنے والا۔

تین شخص جن کی دعا رد نہیں ہوتی

(۲۲) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ہیں جن کی دعا رد نہیں ہوتی (۱) بادشاہ عادل کی دعا (۲) روزہ دار کی دعا جب کہ روزہ افطار کرے (۳) مظلوم کی دعا کہ خدا اسے بادلوں پر اٹھاتا اور آسمان کے دروازے اس کے لئے کھول دیتا ہے اور فرماتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم کہ میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ دیر کے بعد کروں۔

قابل رشک تین اشخاص

(۲۳) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص قیامت کے دن کستوری کے تودوں پر ہوں گے۔ پہلے اور پچھلے ان پر رشک کریں گے (۱) ایک وہ شخص جو پانچوں وقت مسجد میں اذان دے (۲) دوسرا وہ جو قوم کی امامت کرائے اور قوم اس سے خوش ہو۔ (۳) وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے مالک کا بھی۔

اللہ تعالیٰ کے دوست تین شخص

(۲۴) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے۔ ایک وہ شخص جو رات کو کھڑا ہو کر یعنی تہجد میں اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتا ہے۔ دوسرے وہ جس نے داہنے ہاتھ سے صدقہ دیا۔ مگر اس کا بایاں ہاتھ نہ جان سکا کہ اس نے صدقہ دیا ہے تیسرے وہ شخص جو لشکر میں کفار کے سامنے ہو۔ اس کے احباب سب بھاگ جائیں مگر وہ میدان میں دشمن کے سامنے ڈٹا رہے

(۲۵) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور تین شخصوں سے ہی اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے۔ جنہیں وہ دوست رکھتا ہے۔ ان میں سے ایک تو وہ شخص ہے کہ اس کی قوم سے کسی سائل نے اللہ کے نام پر کچھ مانگا مگر اس کی قوم نے اسے کچھ نہ دیا تب وہ ان میں سے نکلا اور اس نے سائل کو کچھ اس طرح پوشیدہ دیا کہ اس کے دینے کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اس شخص کے جس کو دیا گیا ہے کسی نے معلوم نہ کیا۔ دوسرا وہ شخص ہے کہ رات کو اس کی قوم نے سفر کیا یہاں تک کہ جب اسے نیند آگئی تو وہ سو گئی مگر یہ شخص کھڑا ہو گیا اور مجھ سے دعائیں مانگنے اور میری آیتیں پڑھنے لگا تیسرا وہ شخص ہے جو لشکر میں تھا اور دشمن لشکر کا مقابلہ کر رہا تھا کہ اس کے ساتھی سب بھاگ گئے مگر یہ سینہ تانے کھڑا رہا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا یا اسے فتح حاصل ہوئی اور جن تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے وہ یہ ہیں۔ (۱) بوڑھا زانی (۲) فقیر متکبر (۳) دولت مند ظالم

تین بدقسمت انسان

(۲۶) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ خاک آلودہ ہو ناک اس شخص کی جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اور خاک آلودہ ہو ناک اس شخص کی جس پر رمضان کا مہینہ آیا مگر وہ ختم ہو گیا اور اس کے گناہوں کی مغفرت نہ ہوئی۔ اور خاک آلودہ ہو ناک اس شخص کی جس کے ہوتے ہوئے اس کے والدین بوڑھے ہوئے اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت کا حق دار نہ بن سکا۔

دعا قبول ہونے کے تین طریق

(۲۷) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دعا کرنے والے کی دعا یا تو دنیا میں قبول ہو جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ رکھی جاتی ہے یا اس کے بدلہ میں اس کے گناہ بقدر اس کی دعا کے دور کئے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ ہو۔

ایمان کی تین علامتیں

(۲۸) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز صحابہؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا آج تم نے کیسی صبح کی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے ایمان باللہ کے ساتھ صبح کی۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے ایمان کی کیا علامت ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم مصائب پر صبر کرتے ہیں آرام پر شکر کرتے ہیں اور قضاء و قدر پر راضی رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کعبہ کے رب کی قسم تم مومن ہو (۲۹) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تین کام پسند کئے ہیں (۱) تم اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔

مقدمہ قبرستان کی سماعت

گواہانِ صفائی کی شہادتیں

(از رپورٹر الفضل)

قادیان ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۶ء - اس مقدمہ کی سماعت آج یہاں ہوئی - ملزمین کی طرف سے جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر اور جناب مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر موجود تھے۔ آج صفائی کی شہادت شروع ہوئی - اور سولہ گواہان صفائی کے بیانات ہوئے جو درج ذیل ہیں:

رام رکھا مل صاحب پٹواری

مبارک علی پٹواری مال کا کام نہیں کرتا۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا کام کرتا ہے۔ سوائے اس کے کہ جلسوں میں حاضر رہتا ہے۔ میں ۳۲-۱۹۳۱ء کی جمعبندی لایا ہوں۔ قبرستان کا نمبر ۲۶۵ ہے۔ اس کے مالک خلیفہ بشیر الدین محمود احمد بشیر احمد اور مرزا شریف احمد پسران مرزا غلام احمد ہیں۔ ایشر سنگھ کا کنواں قبرستان سے تین ساڑھے تین سو کرم ہے۔ یہ کنواں شہر کی طرف ہے۔ اس کا دوسرا کنواں قریباً ڈیڑھ سو کرم پر ہے۔ پولیس چوکی سے اگر کھیتوں میں سے قبرستان کو جائیں تو مقدم الذکر کنواں نزدیک ہے۔

بیان مفتی محمد صادق صاحب

میں چودھری حاکم علی صاحب کو جانتا ہوں۔ وقوعہ کے روز میری اور چودھری صاحب کی صوفی فضل الٰہی صاحب کے ہاں محلہ دارالرحمت میں چائے کی دعوت تھی۔ میں وہاں سات بجے سے پہلے پہونچ گیا تھا۔ اور چودھری صاحب قریباً سات بجے پہونچے۔ اور قریباً بیس پچیس منٹ وہاں بیٹھے۔ وہ معزز آدمی ہیں اور اچھے زمیندار ہیں اور سفید پوش ہیں۔ صوفی فضل الٰہی صاحب نے ایک روز قبل دعوت دی تھی۔ آج کل وہ کراچی ہیں۔ میں عبدالرحمٰن جٹ کو جانتا ہوں۔ وہ محکمہ قضا کے افسر ہیں۔ اپنے محلہ کے پریذیڈنٹ ہیں۔ مولوی فاضل ہیں۔ فخرالدین ملتانی کو بھی میں جانتا ہوں۔ وہ کئی کتابوں کے مؤلف ہیں۔ ان کی دوکان احمدیہ چوک میں ہے۔

بجواب جرح کورٹ انسپکٹر - صوفی فضل الٰہی کے ہاں کوئی خاص تقریب نہ تھی۔ مجھے اور حاکم علی کو اکٹھے ہی دعوت دی گئی تھی۔ ہم دونوں دعوت میں اس روز اکٹھے شریک ہوئے تھے۔ چودھری حاکم علی احمدی ہیں۔ خاص مراسم نہیں۔ میں ان کے ہاں کبھی چائے پر نہیں گیا۔ نہ ہی وہ آئے ہیں۔ صوفی فضل الٰہی کا چودھری حاکم علی سے کوئی خاص تعلق نہ تھا۔

بیان گواہ محمد علی صاحب

میں چودہری حاکم علی کو جانتا ہوں۔ میں زمینوں کا کام کرتا ہوں۔ تحریک جدید کے ماتحت جو زمینیں ہیں۔ ان پر ملازم ہوں۔ چودہری حاکم علی صاحب مجلس منتظمہ کے ممبر ہیں۔ ساڑھے چار ماہ کا عرصہ ہوا۔ کہ میں اور چودھری حاکم علی صاحب موضع رام پور گئے تھے۔ میں صبح چھ بجے ان کے مکان پر گیا تھا۔ اور وہاں سے محلہ دارالرحمت ان کے ساتھ گیا۔ جہاں کسی کے مکان پر ان کی چائے تھی۔ وہاں سے ہم نے رام پور میں ایک زمین دیکھنے جانا تھا۔ اسے دیکھکر ساڑھے آٹھ بجے کے قریب واپس آئے۔ میں پیدل تھا مگر چودھری صاحب گھوڑی پر تھے۔ جاتی دفعہ چودھری صاحب قبرستان نہیں گئے اور نہ ہی واپسی پر۔

بجواب جرح کورٹ انسپکٹر - مجھے تنخواہ پندرہ روپیہ ملتی ہے۔ مجلس منتظمہ ملازم رکھ سکتی یا برخاست کر سکتی ہے۔ ہم رامپورہ میں زمین دیکھنے گئے تھے۔ اس وقت زمین بالکل خالی تھی۔ واپسی پر چودہری حاکم علی محلہ دارالرحمت کو آئے تھے۔ میں قبرستان میں ان سے جدا ہو گیا۔ لالہ وزیر چند کو راستہ میں میں نے نہیں دیکھا۔ جاتی دفعہ بھی ہم ایک کنوئیں کے پاس سے گذرے تھے۔ جو معلوم نہیں کس کا ہے۔

بجواب مکرر جرح - اس روز کسی احمدی کی لاش وہاں دفن کی جارہی تھی۔ پتہ نہیں کس کی تھی۔ مجلس منتظمہ کے سات آٹھ ممبر ہیں۔ مجھے علم نہیں اس کا پریذیڈنٹ کون ہے۔

بیان منشی فرمان علی صاحب

میں چودہری حاکم علی کو جانتا ہوں۔ ۱۶ جون ۱۹۳۶ء کو میں انہیں مسجد دارالرحمت کے پاس ملا تھا۔ ابھی صبح کی گاڑی نہیں گئی تھی۔ وہ سات سے پہلے جاتی ہے۔ یہ گھوڑی پر سوار تھے۔ ایک آدمی اور ساتھ تھا۔ صرف سلام وعلیک ہوئی۔

بجواب جرح - چودہری حاکم علی کئی بار پہلے بھی مجھے ملے ہیں بات چیت بھی ہوتی رہی ہے۔ یہ یاد نہیں آخری دفعہ کب ملاقات ہوئی۔

بجواب مکرر جرح - مجھے تاریخ اس لئے یاد ہے کہ میں ۱۵ کو پنشن لایا تھا۔ میں ان سب لوگوں کے نام یاد نہیں رکھتا۔ جو پنشن لینے کے دوسرے روز ملیں۔

بیان حضرت مرزا شریف احمد صاحب

میں فخر الدین ملتانی کو جانتا ہوں ۱۶ جون ۱۹۳۶ء کو احمدی منگلو کی لڑکی کو دفن کرنے گئے تھے۔ اس وقت میں احمدیہ چوک میں تھا۔ میں نے اس وقت فخر الدین ملتانی کو نہیں دیکھا۔ لوگوں کے جانے کے گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ بعد فخر الدین کو میں نے اپنے گھر کی طرف آتے دیکھا تھا۔ ان کا مکان چوک سے شمال مشرق کی طرف ہے۔ جنازہ والے مغرب کی جانب گئے تھے۔ فخر الدین اپنی دکان پر بیٹھ گیا۔ اور میں بھی اس کی دکان پر بیٹھ گیا۔ میں قریباً سوا نو بجے تک رہا۔ جس وقت تک کہ لوگ واپس آ گئے۔ فخر الدین بھی وہیں بیٹھا رہا۔ میں نے عبد الرحمٰن جٹ کو بھی جاتے دیکھا تھا سادہ لباس میں تھے وردی میں نہیں تھے۔ میں ظہور احمد ملازم کو جانتا ہوں دفتر قضا کے شمال مشرق میں گلی ہے شمال والی گلی بڑا بازار سے آتی ہے۔ وہاں پولیس کا پہرہ رہتا ہے۔

بجواب جرح - میں منگو کا گھر نہیں جانتا۔ میت میرے سامنے نہیں اٹھائی گئی۔ میں احمدیہ چوک میں اس انتظار میں بیٹھا تھا۔ کہ کیا ہوتا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میت کے ساتھ کتنے آدمی گئے۔ جنازہ میں شامل ہونے کے لئے سو ڈیڑھ سو آدمی احمدیہ چوک سے گذرے۔ کوئی وردی والا ان میں نہ تھا۔ اور نہ ہی کسی کے پاس لاٹھی تھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا یہ کوئی حکم نہیں۔ کہ ہر احمدی ہر وقت لاٹھی رکھے۔ ان کا حکم ہے کہ جہاں نقص امن کا خطرہ ہو۔ وہاں لاٹھیاں لے کر مت جاؤ۔ ۱۶ جون کو کوئی ایسا خطرہ نہ تھا تاہم میں نے ہدایت کی تھی۔ کہ وہاں لاٹھیاں نہ لے جائی جائیں۔ مجھے معلوم نہیں ۱۹۳۵ء میں لاٹھیاں رکھنے کا کوئی حکم دیا گیا ہو۔ مجھے جون ۱۹۳۶ء میں کسی ایسے آرڈر کا علم نہیں۔ کہ ہر احمدی وردی پہنے۔ لوگ چھ اور سات بجے کے درمیان لاش لے کر گئے تھے۔ میں فخر الدین کے آنے سے قبل چوک میں ہی رہا تھا۔ میں احمدیوں کے قبرستان کی طرف جانے سے قبل دس پندرہ منٹ آ گیا تھا۔ فخر الدین کی دکان پہلے ہی کھلی تھی۔ اور اس کا نوکر وہاں بیٹھا تھا۔ واپس آنے والے احمدیوں کے پاس بھی میں نے کوئی لاٹھی نہیں دیکھی۔ جو فوٹو مجھے دکھایا گیا ہے اس میں بعض لوگوں کے پاس لاٹھیاں ہیں۔ منگو قریباً ایک سال سے احمدی ہے۔ اس کی لڑکی کی تدفین کے وقت لوگوں کو خاص ہمدردی تھی۔ کیونکہ وہ نیا احمدی تھا۔ اور اس کی مخالفت بہت زیادہ تھی۔

بجواب عدالت - فرمایا۔ میں نے پولیس کے سامنے اس کیس کے متعلق کوئی بیان نہیں دیا تھا۔

بیان کرم الٰہی صاحب بزاز

۱۶ جون کو میں اپنی دکان پر شام کے وقت بیٹھا تھا۔ کہ دو پولیس افسر جن